جلد ۳۴ | ۸ ماہ صلح ۱۳۲۵ ہش | ۴ صفر ۱۳۶۵ھ | ۸ جنوری ۱۹۴۶ء | نمبر ۷

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

زکوٰۃ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات

(۱) "بعض لوگ زکواۃ دیتے ہیں۔ مگر اس بات کا خیال نہیں رکھتے۔ کہ یہ روپیہ حلال کی کمائی سے ہے یا حرام کی کمائی ہے دیکھو اگر ایک کتّا ذبح کیا جائے۔ اور اس کے ذبح کرنے کے وقت اللہ اکبر بھی کہا جائے۔ ایسا ہی ایک سؤر لوازماتِ ذبح کے ساتھ مارا جائے۔ تو وہ کُتّا یا سؤر کیا حلال ہو جائیگا۔ وہ تو بہرحال حرام ہی ہے۔ زکواۃ تو تزکیہ سے نکلی ہے۔ اس کے ذریعہ سے مال پاک ہو جاتا ہے۔ کہ انسان حلال کی روزی حاصل کرتا ہے۔ اور پھر اس کو دین کی راہ میں خرچ کرتا ہے۔ انسانوں میں اس قسم کی غلطیاں ہیں۔ کہ اصل حقیقت کو نہیں پہچانتے ایسی باتوں سے دست بردار ہونا چاہیئے۔ ارکان اسلام نجات دینے کے واسطے ہیں۔ مگر ان غلطیوں سے لوگ کہیں کے کہیں چلے جاتے ہیں۔

(۲) "زکواۃ کیا ہے؟ يُؤْخَذُ مِنَ الْاُمَرَآءِ وَيُرَدُّ اِلَى الْفُقَرَآءِ۔ امراء سے لیکر فقراء کو دی جاتی ہے۔ اس میں اعلےٰ درجہ کی ہمدردی سکھائی گئی تھی۔ اسی طرح سے باہم گرم سرد ملنے سے مسلمان سنبھل جاتے ہیں۔ امراء پر فرض ہے کہ وہ ادا کریں۔ اگر نہ بھی فرض ہوتی تو بھی انسانی ہمدردی کا تقاضا تھا۔ کہ غرباء کی امداد کی جائے۔" (براہین احمدیہ)

(۳) "اے وے لوگو جو اپنے تئیں میری جماعت شمار کرتے ہو۔ آسمان پر تم اس وقت میری جماعت شمار کئے جاؤ گے۔ جب سچ مچ تقوے کی راہوں پر قدم مارو گے۔ سو اپنی پنجوقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو کہ گویا تم خدا تعالےٰ کو دیکھتے ہو۔ اور اپنے

مدینۃ المسیح

لاہور ۷ ماہ صلح۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۱۰ بجے دس بجے رات بذریعہ فون دریافت کرنے پر معلوم ہوا۔ کہ آج ٹمپریچر نارمل رہا۔ عام دردوں میں بھی خدا تعالےٰ کے فضل سے کمی رہی۔ لیکن دائیں ہاتھ کی درمیانی انگلی کے جوڑ میں درد ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ دیگر اہل بیت بفضلہٖ تعالےٰ بخیر وعافیت ہیں۔

قادیان ۷ ماہ صلح۔ حضرت اُمّ المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو پہلے کی نسبت قدرے افاقہ ہے۔ کل سے ہسپتال میں داخل ہونے والے ہیں احباب صحت کے لئے دعا کریں۔

ماسٹر محمد ابراہیم صاحب ناصر بی۔ اے۔ بی۔ ٹی کے ہاں لڑکا تولد ہوا۔ مبارک ہو۔

÷ — ÷ — ÷ — ÷

ایڈیٹر۔ غلام نبی
بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات

وقف زندگی اور وقف جائداد کے متعلق

۱- یاد رکھنا چاہیئے کہ کوئی سلسلہ اور کوئی قوم زندہ نہیں رہ سکتی۔ جب تک اس کے افراد کلی طور پر اپنے آپ کو قربان کرنے کے لئے تیار نہ ہوں۔ (الفضل ۲۸ مئی سنہ ۲۹ء)

۲- حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی قربانی کلی طور پر اپنے آپ کو (دین کی) خدمت میں لگا دینا اور اس کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دینا ہے۔ (ایضاً)

۳- میں نے ...... تحریک کی تھی کہ دوست اپنی جائدادیں اسلام کے لئے وقف کریں۔ ہزاروں دوستوں نے اس طرف توجہ کی ہے۔ اور ایک کثیر تعداد جائدادوں کی وقف کی ہے۔ مگر ابھی بہت سے دوست ہیں۔ جنہوں نے اس طرف توجہ نہیں کی۔ (الفضل ۲۰ مئی سنہ ۴۴ء)

۴- (وقف جائداد کی) تحریک تو ایسی ہے کہ شہیدوں میں شامل ہونے سے بھی کم ہے۔ لہو لگا کر شہیدوں میں شامل ہونے کے لئے بھی خون کا قطرہ بہانا پڑتا ہے۔ مگر اس تحریک میں تو بغیر ایک پیسہ دیئے شامل ہوا جا سکتا ہے۔ صرف اس غیر معین عہد کو جو ہر شخص بیعت کے وقت کرتا ہے۔ ایک معین شکل میں پیش کرتا ہے۔ یعنی یہ وعدہ کرتا ہے۔ کہ جب سلسلہ کو ضرورت ہوگی۔ ان کی جائدادوں پر جتنا ٹیکس لگیگا۔ وہ اسے ادا کر دیں گے۔ (ایضاً)

۵- کتنے بدقسمت ہوں گے وہ لوگ جنہوں نے میرے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر اللہ تعالےٰ سے یہ عہد کیا تھا۔ کہ وہ دین کو دنیا پر مقدم کریں گے۔ مگر جب عمل کا وقت آیا تو وہ پیچھے ہٹ گئے ...... اگر وہ میری آواز کو سن کر قربانی نہ کریں گے۔ تو وہ خدا تعالےٰ سے بدعہدی کرنے والے ہونگے۔ کیونکہ انہوں نے میرے ہاتھ پر دراصل اللہ تعالےٰ سے عہد کیا تھا۔ (ایضاً)

انچارج تحریک جدید قادیان

نہایت افسوسناک انتقال

یہ خبر نہایت افسوس کے ساتھ سنی جائیگی۔ کہ خانصاحب میاں محمد یوسف صاحب سول سپلائیز آفیسر راولپنڈی کی اہلیہ صاحبہ ۶ جنوری کو لاہور میں فوت ہو گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مرحومہ احمدیت کے لئے اور شعائر اسلام کے لئے بڑی غیور تھیں۔ احباب جماعت دعاء مغفرت کریں۔ ہم اس صدمہ میں جناب خانصاحب اور ان کے خاندان سے ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔

درخواست دعا

لاہور ۷ رماہ صلح۔ بذریعہ فون اطلاع موصول ہوتی ہے۔ کہ جناب چوہدری محمد عظیم صاحب کے خلاف جو مقدمہ چل رہا ہے۔ اس کے انتقال کے لئے ہائیکورٹ میں درخواست دی گئی جو منظور ہو گئی ہے۔ اب ان کا مقدمہ سرگودھا کی بجائے لائلپور میں چلیگا۔ احباب کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

اخبار نویسی کے شائق نوجوانوں کی ضرورت

الفضل کے لئے ایسے نوجوانوں کی ضرورت ہے۔ جنہیں سلسلہ کے لٹریچر کا مطالعہ ہو۔ مضمون نویسی کا شوق ہو۔ اور زود نویسی کی قابلیت پیدا کر سکتے ہوں۔ تنخواہ قابلیت کے مطابق ہوگی۔ مستقل ہونے پر پہلا گریڈ ۴۵ — ۲ — ۶۵ دیا جائیگا۔ قحط الاؤنس علیحدہ ہوگا۔ قلم کے ذریعے دین کی خدمت کرنے اور قادیان کی مستقل رہائش کے برکات حاصل کرنے والے نوجوان درخواستیں نظارت دعوت و تبلیغ قادیان میں ارسال کریں۔

مکرم جناب مولوی غلام حسین صاحب ایاز مجاہد کی شدید علالت کی اطلاع

احباب جماعت صحت کے لئے خاص طور پر دعا کریں

بذریعہ خط اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ جناب مولوی غلام حسین صاحب ایاز مجاہد تحریک جدید جو سنگاپور میں نہایت شاندار تبلیغی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ اچانک شدید بیمار ہو گئے حتیٰ کہ بیماری کے حملہ کی وجہ سے ان کا جسم سُن ہو گیا۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے یہ تکلیف تو جاتی رہی ہے۔ لیکن جسم میں شدید درد ہے۔ جس کی وجہ سے اچھی طرح سو بھی نہیں سکتے۔

احباب جماعت اپنے اس دور افتادہ مجاہد بھائی کے لئے جو کئی سال سے اہل و عیال سے علیحدہ رہ کر نہایت کامیابی کے ساتھ تبلیغ اسلام کر رہے ہیں۔ اور ان ممالک میں ایک مخلص جماعت قائم کر چکے ہیں۔ خاص طور پر دعا کریں۔ کہ خدا تعالےٰ انہیں صحت عطا فرمائے اور بیش از بیش خدمات دین بجا لانے کی توفیق بخشے۔

احمدی نوجوانوں کے ارادے

صدائے "قم باذن اللہ" جب آکر سنا دینگے
غلامانِ مسیحِ وقت مُردوں کو جلا دینگے

نہ کر دریافت تو اے طالبِ حق تجھکو کیا دینگے
اِن آنکھوں نے جو دیکھا ہے وہ تجھ کو بھی دکھا دینگے

نقوشِ ماسوا کو یک قلم دل سے مٹا دینگے
نظر میں ہیچ ہو دنیا سبق ایسا پڑھا دینگے

نظر آنے لگے گا سب کو چہرہ ذاتِ باری کا
زمانہ بھر کی آنکھوں میں سرمہ ہم لگا دینگے

ضیائے احمدیت پھیل جائیگی زمانے میں
دھوئیں ہم ظلمتِ تثلیث کے اک دن اڑا دینگے

ہوائے قادیاں چل جائیگی گلزارِ عالم میں
حقیقت آشنا مانندِ غنچہ مسکرا دینگے

نہیں ڈرنے کے ہم میر و وزیر و شاہ سے ہرگز
مگر پیشِ امامِ وقت فوراً سر جھکا دینگے

نہیں کچھ منحصر ہندوستان و مصر و روما پر
کسی کے فیض سے دنیا کو ہم مسلم بنا دینگے

شہنشاہانِ عالم ایک دن سب احمدی ہونگے
طریقِ حق پرستی دیکھ لینا ہم دکھا دینگے

ہمیں اٹھ کر عرب سے چھا گئے تھے سارے عالم پر
ہمیں اک بار پھر مشرق کو مغرب سے ملا دینگے

زمیں اندلس کی سینچی تھی ہمیں نے سعیِ پیہم سے
ہمیں اس میں بفضلِ ایزدی پھر گل کھلا دینگے

ہمیں نے پیشتر توحید کے دریا بہائے تھے
ہمیں اک بار پھر پیاسوں کو وہ پانی پلا دینگے

ہمارے عزم و استقلال پر شاہد زمانہ ہے
نہیں ہٹنے کا پیچھے جب قدم آگے بڑھا دینگے

مسیحِ قادیاں نے کر لیا تسخیر عالم کو
یقیناً تم کو ہم اک روز یہ مژدہ سنا دینگے

نہ عیسیٰ کے ہے قبضہ میں نہ وہ موسیٰ کی قدرت میں
جو کچھ دینگے غلامانِ محمد مصطفےٰ دینگے

سنے گا لن ترانی تابکے اے ذوقِ نظارہ
انہیں سے التجا کر وہ تجھے جلوہ دکھا دینگے

سید محمد جمال مبلغ شاہجہانپوری

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر الفضل کو مخاطب کیا جائے نہ کہ ایڈیٹر کو

جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ ۱۹۴۵ء کی ایک اور تقریر

اسلام میں زکوٰۃ و صدقات کی اہمیت اور ضرورت

مکرم چودھری خلیل احمد صاحب ناصر مجاہد تحریک جدید کی تقریر

یہ تقریر ۲۷ر دسمبر کے پہلے اجلاس میں کی گئی۔ جس کی پہلی قسط درج ذیل کی جاتی ہے۔

(۱)

حقوق العباد اور کامل شریعت

مذہب اس رابطہ کا نام ہے۔ جو خالق و مخلوق کے درمیان سچا اور مستحکم تعلق پیدا کرکے مخلوق کو خدا تک پہنچاتا ہے۔ یہ رابطہ کبھی مکمل نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ خالق اور مخلوق دونوں کے حقوق کی صحیح ادائیگی نہ ہو۔ شریعت اسلام چونکہ کامل۔ بے نقص اور قیامت تک قائم رہنے والی شریعت ہے۔ اس لئے اس نے جہاں حقوق اللہ کی ادائیگی کا مناسب انتظام کیا ہے۔ وہاں حقوق العباد کی طرف بھی کچھ کم توجہ نہیں دی۔ بلکہ سچ تو یہ ہے۔ کہ شریعت کے سارے احکام ہی ان دو امور یعنی حقوق اللہ اور حقوق العباد کے گرد چکر لگاتے ہیں۔ ویسے تو اسلام کے پانچ ارکان ہیں۔ مگر درحقیقت وہ صلوٰۃ اور زکوٰۃ میں ہی آکر جمع ہو جاتے ہیں۔ صلوٰۃ علامت ہے اگر ان تمام ذرائع کی جن سے ذات باری کے حقوق ادا ہو سکتے ہیں۔ تو زکوٰۃ نشان ہے ان امور کا جو حقوق العباد کے لئے مقرر کئے گئے ہیں۔ اسلام کا کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ بھی انہی دو امور کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ لا الٰہ الا اللہ میں اگر اس واحد لاشریک ذات کی طرف اشارہ ہے۔ جس کے حضور انسان نیاز عبودیت کے ساتھ جھک جاتا ہے تو محمد رسول اللہ کا کلمہ بنی نوع انسان میں سے اس کامل انسان کو پیش کرتا ہے جو حقوق العباد کی ادائیگی کا مجسم نمونہ اور بے نظیر اسوۂ حسنہ تھا۔ قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ صلوٰۃ و زکوٰۃ کو بہت سے مقامات پر اکٹھا بیان کیا گیا ہے۔ جو نہ صرف یہ بتاتا ہے۔ کہ صلوٰۃ و زکوٰۃ کا ایک دوسرے پر انحصار ہے۔ بلکہ یہ بھی کہ ان دونوں ستونوں پر اسلامی شریعت کی عمارت تعمیر کی گئی ہے۔ اس جہت سے اہم معاشرتی اور تمدنی مسائل اور حقوق کا حل زکوٰۃ کے ساتھ ہی متعلق ہے۔

زکوٰۃ اور گزشتہ انبیاء

زکوٰۃ کا حکم اسلام میں بالکل نیا نہیں۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل ہونے والی تمام شریعتوں کا مدار ہی حقوق اللہ اور حقوق العباد پر رہا ہے۔ اس لئے زکوٰۃ کا حکم پہلے بھی موجود رہا ہے۔ اگرچہ اس کی کوئی معین اور سلجھی ہوئی اور مرتبہ شکل ہمارے سامنے نہیں آتی۔ کیونکہ تمام سابقہ شریعتیں درحقیقت ایک عارضی دور اور محدود زمانہ کے لئے تھیں۔ اس لئے حکم زکوٰۃ کو مکمل اور ارتقائی شکل اسلام میں ہی حاصل ہوئی۔ گزشتہ انبیاء کی زکوٰۃ کی تعلیم کے متعلق ہمیں قرآن سے بھی ثبوت ملتا ہے۔ چنانچہ سورہ انبیاء رکوع ۵ میں فرمایا۔ قلنا یا نار کونی بردًا و سلمًا علےٰ ابراھیم و ارادوا بہٖ کیدًا فجعلناھم الاخسرین۔ و نجینٰہ و لوطًا الی الارض التی بارکنا فیھا للعالمین و وھبنا لہٗ اسحٰق و یعقوب نافلۃً و کلًّا جعلنا صالحین و جعلنٰھم ائمۃً یھدون بامرنا و اوحینا الیھم فعل الخیرات و اقام الصلوٰۃ و ایتاء الزکوٰۃ و کانوا لنا عابدین ؕ

یہ آیت کریمہ بتا رہی ہے۔ کہ حضرت ابراہیمؑ حضرت لوطؑ۔ حضرت اسحٰقؑ اور حضرت یعقوبؑ علیہم السلام سب کو ایتاءِ زکوٰۃ کی تلقین کا ارشاد کیا گیا۔ ایک دوسری آیت میں حضرت اسمٰعیلؑ کے متعلق فرمایا۔ واذکر فی الکتاب اسمٰعیل انہ کان صادق الوعد و کان رسولًا نبیًا۔ و کان یأمر اھلہٗ بالصلوٰۃ والزکوٰۃ و کان عند ربہٖ مرضیًا (مریم ع ۴)

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام صلوٰۃ و زکوٰۃ کی تعلیم دیتے تھے۔ سورۃ مریم میں ہی حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے متعلق بھی ہمیں اسی بات کا پتہ چلتا ہے۔ فرمایا واوصانی بالصلوٰۃ والزکوٰۃ ما دمت حیًا۔

زکوٰۃ عملی شریعت کا فعل

الغرض ان آیات سے ہمیں یہ علم ہوتا ہے۔ کہ زکوٰۃ کا حکم ایک بنیادی حکم ہے۔ اور ایک سچی شریعت کا ایک نہایت اہم جزو۔ اسی لئے گزشتہ انبیاء کو بھی اس کی تلقین و تعلیم کا ارشاد ہوا۔ اور اسی لئے قرآن کریم میں اسے خاص اہمیت دی گئی۔

درحقیقت حقوق العباد کی ادائیگی عملی شریعت کا ایک فعل ہے۔ ہر وہ مذہب جس کی بنیاد محض نظریوں چند بے اثر عقیدوں اور انسان کی زندگی میں عملاً کام نہ آنے والے خیالات پر ہو۔ وہ تو حقوق العباد کے متعلق تعلیم دینے سے اغماض کر سکتا ہے۔ مگر اسلام جیسا مذہب جو ہر جہت سے کامل اور ہر لحاظ سے مکمل ہے۔ اس نے حقوق العباد کے متعلق بھی بہترین تعلیم دی۔ اس لحاظ سے زکوٰۃ کو اسلام میں عملی شریعت کے اس فعل کی اہمیت حاصل ہے جو انسان کو عدل۔ احسان۔ ہمدردی کی قوتوں کا صحیح مصرف مہیا کرتا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

”اس زندگی میں عملی شریعت کا ایک فعل یہ ہے۔ کہ شریعت حقہ پر قائم ہو جانے سے ایسے شخص کا بنی نوع انسان پر یہ اثر ہوتا ہے۔ کہ وہ درجہ بدرجہ ان کے حقوق کو پہچانتا ہے۔ اور عدل اور احسان اور ہمدردی کی قوتوں کو اپنے محل پر استعمال کرتا ہے۔ اور جو کچھ خدا نے اس کے علم اور معرفت اور مال اور آسائش میں سے حصہ دیا ہے۔ سب لوگوں کو حسب مراتب ان نعمتوں میں شریک کر دیتا ہے۔ وہ تمام بنی نوع انسان پر سورج کی طرح اپنی روشنی ڈالتا ہے۔ اور چاند کی طرح حضرت اعلےٰ سے نور پاکر وہ نور دوسروں کو پہنچاتا ہے۔ وہ دن کی طرح روشن ہو کر نیکی اور بھلائی کی راہیں لوگوں کو دکھاتا ہے۔ وہ رات کی طرح ہر ایک ضعیف کی پردہ پوشی کرتا ہے۔ اور تھکوں اور ماندوں کو آرام پہنچاتا ہے۔ وہ آسمان کی طرح ہر ایک حاجتمند کو اپنے سایہ کے نیچے جگہ دیتا ہے۔ اور وقتوں پر اپنے فیض کی بارشیں برساتا ہے۔ وہ زمین کی طرح کمال انکسار سے ہر ایک آدمی کی آسائش کے لئے بطور فرش کے ہو جاتا ہے۔ اور سب کو اپنے کنار عاطفت میں لے لیتا۔ اور طرح طرح کے روحانی میوے ان کے لئے پیش کرتا ہے۔ سو یہی کامل شریعت کا اثر ہے۔ کہ کامل شریعت پر قائم ہونے والا حق اللہ اور حقوق العباد کو کمال کے نکتے تک پہنچا دیتا ہے۔“

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۷۲)

پس زکوٰۃ اس لحاظ سے حق العباد کو نقطہ کمال تک پہنچا دینے کا بہت اہم ذریعہ ہے۔ اور اس کے بغیر ایک شریعت کسی طرح بھی کامل نہیں کہلا سکتی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے یہ کلمات بتا رہے ہیں۔ کہ اپنے مال میں سے دوسروں کو حصہ دینا درحقیقت کائنات کی تمام فیض بخش اور نفع رساں چیزوں کی خوبیوں کا اپنے اندر جمع کر لینا ہے۔

صدقہ اور زکوٰۃ میں فرق

صدقہ اور زکوٰۃ دونوں ہی اس نہایت اہم مقصد کی تکمیل کے دو مختلف ذریعے ہیں۔ ان میں فرق یہ ہے۔ کہ زکوٰۃ اسلامی حکومت لیتی ہے۔ اور نظام کے ماتحت صرف کرتی ہے۔ مگر صدقہ ہر فرد انفرادی لحاظ سے اپنی پسند اور اپنے اختیار سے بعض افراد کو دیتا ہے۔ زکوٰۃ قومی حیثیت سے ہی جمع ہوتی ہے۔ اور قومی لحاظ سے ہی خرچ ہوتی ہے۔ اور پھر قوم کے بعض معین حصوں پر خرچ ہوتی ہے۔ لیکن صدقہ دینے والے کو اسلام ایک شاہراہ پر ڈالکر آزادی دیتا ہے۔ کہ تم جس کو چاہو دو۔ پھر زکوٰۃ کی شرح مقرر ہے۔ اور صدقہ ہر آدمی کی اپنی ہمت۔ استطاعت اخلاص اور حالات پر منحصر ہے۔ پس صدقہ اور زکوٰۃ دونوں ملکر حقوق العباد کے مقصد کو دو مختلف پہلوؤں سے علیٰ وجہ الاتم پورا کرتے ہیں۔ صدقہ کے لحاظ سے من حیث الافراد اور زکوٰۃ کے لحاظ سے من حیث الجماعت۔ اور یہی ایک مکمل مذہب کا قاعدہ ہونا چاہیئے۔ کہ وہ ساری قوم کو جماعتی لحاظ سے اور ہر فرد کو انفرادی طور پر روحانی مدارج کی ترقی کی راہوں پر چلائے۔ زکوٰۃ سے اس امر کا خیال رکھا گیا ہے

کہ تمام حاجتمندوں کو ان کا حصّہ مل جائے اور صدقہ سے دینے والے کی روحانی ترقی کی طرف زیادہ توجہ کی گئی ہے۔ پس صدقہ سے نفس کی اصلاح اور ایمان کی تکمیل مدنظر رکھی گئی ہے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ صدقہ کے متعلق فرماتے ہیں:-

"شریعت چاہتی ہے کہ لوگوں کے تعلقات مضبوطی کے ساتھ قائم ہوں اور یہ صاف بات ہے کہ جو انسان کسی کو کچھ دیتا ہے۔ اور جو لیتا ہے۔ ان کا آپس میں اُنس ہوجاتا ہے۔ وہ لوگ جو کسی بچہ کو پالتے ہیں ان کو جب کوئی تکلیف پہنچے تو وہ بچہ ایسا ہی دُکھ محسوس کرتا ہے۔ جیسا کہ اپنا بچہ۔ لیکن اگر غریب بچوں کو حکومت پالے اور روپے لوگ دیں تو ان میں لوگوں کے ساتھ ایسی محبت نہیں پیدا ہوسکتی...... اس سے خدا تعالےٰ کے قرب کا موقعہ ملتا ہے۔ وہ شخص جو چندہ دیتا ہوا کچھ دیتا ہے۔ اس میں ایسی خوشی اور رغبت نہیں پیدا ہوتی جیسی خود بخود دینے والے میں پیدا ہوتی ہے۔ ..... پھر مسکین کی دعا ملتی ہے۔ جب کوئی شخص اسے خود دیتا ہے۔ تو وہ اس کے لئے خاص طور پر دعا کرتا ہے"۔ (ملٰئکۃ اللہ صفحہ ۶۳)

زکوٰۃ۔ اسلامی نظامِ حکومت کی مالی بنیاد

اسلام دنیا کے سامنے محض روحانی اصول ہی پیش نہیں کرتا بلکہ ایک کامل اور شاندار نظامِ حکومت کا مکمل خاکہ بھی پیش کرتا ہے۔ بلکہ زیادہ صحیح یہ ہے۔ کہ اسلام کے مکمل اقتدار اور روحانی بادشاہت کے قیام کے لئے اسلامی نظامِ حکومت کا قائم ہونا ضروری ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ ایک عمدہ نظامِ حکومت مضبوط مالی بنیادوں پر ہی استوار ہوسکتا ہے۔ جب تک ساری رعایا کی رہائش اور معیشت کا حکومت انتظام نہ کرے۔ جب تک تمام حاجتمندوں کی حاجات کا خیال نہ رکھے جب تک تمام ضروری شعبوں کی مالی اعانت کے نظام کا حکومت انتظام نہ کرے۔ اس وقت تک وہ ایک کامیاب نظامِ حکومت نہیں کہلا سکتا۔ اسلامی نظامِ حکومت اس لحاظ سے نہایت ہی کامیاب ہے۔ کیونکہ اسلام نے ایک طرف زکوٰۃ کے ٹیکس کے ذریعے حکومت کے ہاتھوں کو مضبوط کیا ہے۔ اور اس کو مستحکم مالی بنیاد دی ہے۔ اور دوسری طرف مصارفِ زکوٰۃ کی تعیین کر کے تمام حاجتمندوں کی ضروریات کا انتظام کر دیا ہے۔ جو موجودہ زمانہ کی ضروریات کے لحاظ سے "نظام وصیت" کے ساتھ مل کر ایک مکمل نظامِ حکومت کا نقشہ پیش کر دیتا ہے۔

زکوٰۃ کے آٹھ مصارف

قرآن کریم میں خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔

اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰکِیْنِ وَالْعٰمِلِیْنَ عَلَیْھَا وَالْمُؤَلَّفَۃِ قُلُوْبُھُمْ وَفِی الرِّقَابِ وَالْغٰرِمِیْنَ وَفِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَابْنِ السَّبِیْلِ فَرِیْضَۃً مِّنَ اللّٰہِ وَاللّٰہُ عَلِیْمٌ حَکِیْمٌ۔ (توبہ) علیم و حکیم خدا نے اس آیت کریمہ میں زکوٰۃ کے آٹھ مصارف مقرر فرمائے ہیں۔ جو اپنے معانی کے لحاظ سے ایک وسیع جماعت پر مشتمل ہیں۔ سب سے پہلے فقراء ہیں۔ فقیر عربی میں اُسے کہتے ہیں جس کی فقار یعنی ریڑھ کی ہڈی ٹوٹی ہوئی ہو۔ اس لحاظ سے ہر وہ آدمی جو مالی لحاظ سے شکستہ ہو۔ غریب ہو۔ اور تجارت میں تنگدست ہوگیا ہو۔ فقیر کے تحت ہی آجائیگا۔ دوسرے نمبر پر مسکین کو رکھا گیا ہے۔ جو سکن سے ہے یعنی جو حرکت نہ کرسکے ان معانی کے لحاظ سے ہر کمزور اور نادار مغلوب اور مفلوک الحال، مفلس و قلاش اور ہر وہ آدمی جسے وسائل معاش میسر نہ آرہے ہوں۔ مالی لحاظ سے بے حرکت اور مسکین ہوگا۔ وہ بیمار جو اپنی بیماری یا کمزوری کے باعث روزی کمانے سے عاجز ہوں۔ وہ بھی مسکین کے مصرف کے تحت میں آئینگے۔ پس ہر قسم کی طبّی ضروریات کے پورا کرنے۔ ہسپتالوں کے چلانے۔ ڈاکٹروں کے تیار کرنے اور ان کو روزینے دینے کے لئے اسلام نے زکوٰۃ کے مال میں سے حصّہ رکھا ہے۔ پھر وسائل علاج کو ترقی دینے کے لئے ہر قسم کی ریسرچ اور تحقیق و تفتیش اور کیمیائی تجربات کے لئے بھی گویا اموال زکوٰۃ میں سے ایک اسلامی حکومت ادائیگی کرسکیگی۔ تیسرے نمبر پر "عاملین علیہا" کی جماعت ہے یعنی وہ کارکنانِ حکومت جو اموال زکوٰۃ کی تحصیل کا کام کریں۔ اور وہ بھی جو ان کے مصارف کا انتظام کریں۔ گویا "تحصیل" اور "انتظام" حکومت کے دونوں شعبوں کے لئے تنخواہوں اور زمینوں اور دوسرے تمام سائر اخراجات کے لئے اسلام نے زکوٰۃ میں سے گنجائش رکھی ہے۔ کلرک۔ کارکن بیت المال کے محکمے سب اس کے ماتحت آجاتے ہیں۔ چوتھے نمبر پر "مؤلفۃ قلوب" کی جماعت ہے۔ ایک نومسلم جو اسلام میں شامل ہونے کے بعد اپنی پرانی سوسائٹی اور گذشتہ لواحقین اور سابقہ وسائل معیشت سے کٹ جائے مؤلفۃ قلوب میں شامل ہے۔ اور اموال زکوٰۃ سے مدد دیئے جانے کا مستحق۔ ایک شخص جو اسلام کی طرف راغب ہے مگر اپنے سامنے روزی کے کوئی ذرائع نہیں پاتا۔ مؤلفۃ القلوب میں شامل ہے۔ پھر وہ ذرائع جن سے مسلمین کی جماعت کے اندر الفت اور مودّت کو بڑھایا جاسکے۔ اس شق کے ماتحت آجاتے ہیں۔ مثلاً قضاء کا محکمہ ہے جو کہ جھگڑوں کو مٹانے میں مدد دیتا ہے۔ پانچویں جماعت "فی الرقاب" کی ہے۔ یعنی غلاموں کی۔ جنکی آزادی کے لئے اسلام نے خاص زور دیا ہے۔ اور جہاں دوسرے ذرائع سے غلاموں کی آزادی کی تحریک و تحریض کی ہے۔ وہاں زکوٰۃ سے بھی اس نہایت اہم امر کے لئے گنجائش رکھی ہے۔ دنیا میں صرف اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے۔ جس نے غلاموں کی آزادی کے لئے اس قسم کا انتظام بھی کیا ہے۔ چھٹے نمبر پر غارمین کا گروہ ہے۔ یعنی ایسے مقروض جن پر قرضہ یا تاوان۔ ہرجانہ یا جرمانہ آپڑا ہو۔ اور وہ اس حال میں جانفروخت کے محتاج ہوں۔ تو زکوٰۃ کا مال اس غرض کے لئے استعمال ہوسکیگا۔ ساتویں نمبر پر "فی سبیل اللہ" کا مصرف ہے۔ مجاہدین اسلام کا وہ گروہ جو خواہ شمشیر سے جہاد کر رہا ہو یا زبان و قلم سے فی سبیل اللہ کے گروہ کا ایک حصہ ہے اور زکوٰۃ سے مدد دیئے جانے کا اہل۔ پھر امام جماعت یا خلیفہ وقت کے منشاء کے ماتحت ہر وہ ضرورت جس پر جماعت کی ترقی اور اُمت مسلمہ کی خاطر سے روپیہ لگایا جائے۔ فی سبیل اللہ کی تحت میں آئیگی۔ آخری نمبر پر "ابن السبیل" کا لفظ ہے۔ جو محض مسافر پر ہی حاوی نہیں ہے۔ بلکہ وہ سفیر جو اسلامی حکومت کی طرف سے دوسرے ممالک میں جائیں۔ وہ طلبہ جو تحصیل علوم کے لئے غیر ممالک میں بھجوائے جائیں۔ وہ افراد جو بین الاقوامی اور بین الممالک تعلقات کے ازدیاد کے لئے باہر روانہ کئے جائیں۔ سب ابن السبیل کے ماتحت آئیں گے۔ باہر کے ممالک سے آکر اسلامی حکومت میں تعلیم حاصل کرنے والے طلبہ بھی ابن السبیل میں شامل ہونگے۔ پھر ذرائع سفر میں سہولت۔ سرعت اور آرام کے لئے بھی اس مد میں سے صرف کیا جائے گا۔ الغرض اسلام نے جہاں زکوٰۃ کا بھاری ٹیکس ہر صاحب نصاب پر لگا کر اسلامی حکومت کو مضبوط مالی بنیادوں پر کھڑا کیا ہے۔ وہاں اس کے مصارف ایسے مقرر کر دیئے ہیں کہ اسلامی نظام میں کوئی حاجتمند نہ رہے جس کی حاجت کا انتظام نہ ہو۔ تمام اہم شعبوں۔ تمام انتظامی محکموں اور تمام متعلقہ قدات کی صحیح، مناسب اور بروقت اعانت ہی ہوسکے آج دنیا کا کوئی نظام حکومت بھی اس قدر شاندار سکیم پیش نہیں کرسکتا۔

تفصیل مصارف زکوٰۃ

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

محتاج جس کے پاس ضرورت صحیحہ کے لئے کچھ نہ ہو۔ مثلاً کسی نے ریل کا ٹکٹ لینا ہے۔ مگر اتفاق سے اس کے پاس چند پیسے کم ہیں۔ اور وہ اس کے بغیر جہاں جانا ہے جا نہیں سکتا۔ المساکین۲۔ جو کما سکتا ہو۔ مگر اس کے پاس سامان نہیں مثلاً کوئی جلدساز ہے۔ اور وہ اسباب نہیں رکھتا۔ جس سے اپنی دوکان کھول سکے والعاملین۳ علیہا۔ صدقات کے انتظام اور وصولی کے لئے جو محکمہ ہو۔ اس کے ملازموں کی تنخواہ۔ والمولفۃ قلوبھم اس مد کو بعض علماء نے غلطی سے اڑا دیا ہے حالانکہ یہ بہت ضروری ہے۔ مثلاً کوئی آریہ تحقیق دین کے لئے آتا ہے۔ اب اُس کے لئے مکان خوراک وغیرہ کی ضرورت ہے۔ یا کوئی نومسلم ہے۔ ابھی وجہ معاش کے لئے کچھ مشکلات ہیں۔ ایسی مد سے خرچ کیا جائے۔ فی الرقاب۵۔ غلاموں کو آزاد کرنے کے لئے کوئی مذہب سوائے اسلام کے نہیں۔ جس نے غلاموں کی آزادی کے لئے باضابطہ طور پر ایک حصّہ رکھا ہو...... والغارمین۶ یعنی جس پر کوئی تاوان پڑ گیا ہو۔ مثلاً کسی نیک و شریف کی ضمانت دی تھی وہ بھرنی پڑ گئی۔ یا کسی پر جرمانہ عدالت میں ہوگیا اور وہ اس کے ادا کئے بغیر قید ہوجاویگا۔ وفی سبیل اللہ۷ دینی کاموں میں جو امام کی مصلحت کے مطابق ہوں......

ابن السبیل۔ جہاد میں جو خرچ ہو اس مد سے ہو۔ حاجی بنا کر روانہ کریں۔ بعض علماء کے نزدیک راہ کی عمارتیں بھی اس میں شامل ہیں۔ اگر کسی کو توفیق ہو۔ تو ریلوے سٹیشن پر مسجدیں بنوائے۔ تاکہ مسافروں کو دقت نہ ہو۔"

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کا یہ ارشاد بھی ان وسیع امور کی طرف ایک واضح اشارہ کر رہا ہے۔ جن میں حکومت اسلام اموالِ زکواۃ کے مصرف کا انتظام کر سکتی ہے۔

متوازن و متناسب تقسیم زر

حضرات! دنیا میں کسی قوم کی مالی حالت کے استحکام اور ترقی کے لئے ضروری اور نہائت ضروری ہے۔ کہ اس کے افراد میں روپیہ کی صحیح متوازن اور مناسب تقسیم ہو۔ یہ نہ ہو کہ روپیہ چند ہاتھوں میں جمع ہو جائے مسابقت کی روح فنا ہو جائے۔ اور قوم کا بقیہ حصہ قلاش ہو کر اپنی صلاحیتوں اور فطری استعدادوں کو بروئے کار نہ لا سکے۔ اسلام سے باہر کمزور تجار اور کمزور اقوام کی مدد کرنے کا ذریعہ سود ہے مگر اسلام اس کے مقابل میں زکواۃ کو پیش کرتا ہے۔ زکواۃ کے طریق کو سود کے رواج پر جو فوقیت اور برتری حاصل ہے وہ محتاج بیان نہیں۔ اللہ تعالےٰ نے قرآن پاک میں فرمایا:۔

وما اتیتم من ربا لیربوا فی اموال الناس فلا یربوا عند اللہ وما اتیتم من زکوٰۃ تریدون وجہ اللہ فاولئک ھم المضعفون (سورۃ روم)

کہ تم جو سود دیتے ہو اور یہ سمجھتے ہو۔ کہ اس طرح لوگوں کے اموال میں زیادتی ہوگی۔ یہ نہائت غلط اور باطل نظریہ ہے۔ خدا کے نزدیک اس طرح اموال میں کبھی ترقی نہیں ہوتی ہاں جو لوگ زکواۃ خدا کے لئے خدا کی راہ میں۔ خدا کی رضا کے لئے دیتے ہیں۔ وہی لوگ ہیں جو بہت بڑھانے والے ہیں۔

سود کے نقصانات

اس آیت میں اس اصل کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ کہ سود کے ذریعہ قوم کے اموال میں کبھی بھی صحیح اور ٹھوس ترقی نہیں ہو سکتی۔ واقعہ یہ ہے۔ کہ سود کا خطرناک جال قوم کے غربا اور محتاج حصے کو اور بھی کمزور کر دیتا ہے۔ ان کا خون تک نچوڑ لیتا ہے اور ان کو اس قابل نہیں رہنے دیتا۔ کہ وہ کسی طرح بھی ترقی کر سکیں۔ ہاں اس سے فائدہ حاصل کرتے ہیں تو وہی جو سود لیتے ہیں۔ اور جن کے پاس پہلے ہی کافی روپیہ ہوتا ہے۔ سود ان کے لئے اور بھی روپے کے سمٹنے کا ذریعہ بنتا ہے۔ سود میں صرف اسی قدر نقص نہیں۔ کہ روپیہ کو چند ہاتھوں میں جمع کر دیتا ہے۔ بلکہ یہ بھی کہ یہ اس وقت تک واجب الادا رہتا ہے۔ جب تک کہ مقروض بالکل دیوالیہ نہ ہو جائے۔ سود کے بدا ثرات جو اخلاق پر ہوتے ہیں وہ بھی مخفی نہیں۔ لازمی بات ہے۔ کہ اس سے مال کی حرص اور طمع بڑھیگا اور اس کے نتیجہ میں سود خوار قسی القلب ہوتا جائے گا۔ اس سے رافت اور نرم دلی مٹتی ہے۔ بخل ترقی کرتا ہے۔ اور جود و کرم کا پاک جذبہ اور حسن سیرت کا پاکیزہ جوہر سلب ہو جاتا ہے۔ سود لینے والے کے سامنے کونسا جذبہ کام کرتا ہے؟ جذبۂ شفقت علیٰ خلق اللہ نہیں۔ بلکہ ذاتی منفعت اور خود غرضی کی سفلی تحریکات کا۔ اس کا لازمی اثر یہ ہوتا ہے۔ کہ سود سے روحانیت کی پاکیزہ فضا مسموم ہو جاتی ہے اسی لئے خداوند تعالےٰ نے قرآن پاک میں فأذنوا بحرب من اللہ فرمایا۔ اور سود لینے کو خدا سے جنگ کرنا قرار دیا۔ بہر حال اخلاق فاضلہ کے نقصان کے ماسوا بھی چونکہ سود سے صحیح اور متناسب تقسیم زر نہیں ہوتی۔ اس لئے قومی اموال قومی صلاحیتوں اور جماعتی استعدادوں میں کبھی ترقی نہیں ہو سکتی اس کے برخلاف زکواۃ کے ذریعہ اولئک ھم المضعفون کا اصل علیٰ وجہ الاتم پورا ہوتا ہے۔ اور نہ صرف قوم کے مال میں بلکہ تمام افراد کی استعدادوں میں چند در چند ترقی ہوتی چلی جاتی ہے۔ پس زکواۃ کی تحصیل اور زکواۃ کے مصرف سے تقسیم زر کی مناسب اور متوازن شکل دنیا کے سامنے پیش کی گئی ہے۔

ملکیت اشیاء کے متعلق صحیح نظریہ

احباب! دنیا میں افراد کے بہت سے جھگڑے۔ قوموں کے خطرناک فسادات اور حکومتوں کی بہت سی بھیانک لڑائیاں ملکیت کے غلط نظریے کی بناء پر ہوتی ہیں۔ ان جنگوں کے عواقب کسی کی نظر سے پوشیدہ نہیں ابھی جو عالمگیر جنگ ختم ہوئی ہے نہ معلوم ابھی کتنا عرصہ اور دنیا کو اس کے اثرات سے آزاد ہونے میں لگ جائے گا۔ ملکوں کے ملک تباہ ہو گئے۔ نقصان جان اور اتلاف اموال کا کوئی اندازہ ہی نہیں۔ دنیا کا خرمن امن ملکیت کے غلط نظریے کی بناء پر بالکل تباہ ہو جاتا ہے۔ ضروری ہے۔ کہ ایک امن قائم کرنے کا دعوےٰ کرنے والی تحریک ان فسادات اور جنگوں کے صحیح علاج کے لئے پہلے ملکیت کا صحیح نظریہ قائم کرے سوشلزم نے افراد کو یہ تو بتایا۔ کہ وہ نہیں بلکہ حکومت چیزوں کی مالک ہے۔ مگر وہ اس نظریے میں دوسری انتہائی طرف نکل گئے اور حد اعتدال سے تجاوز کرنے کی صورت میں دوسرے مضرات کا شکار ہو گئے۔ سرمایہ داری نے ملل تو کیا کمزور افراد کو بھی سرمایہ دار افراد کی ملکیت بنا دیا۔ مگر اسلام نے جہاں اصل حد اعتدال کو قائم رکھا۔ وہاں قوم کی ذہنیت میں ملکیت کے متعلق یکسر انقلاب برپا کر دیا۔ کوئی فرد کائنات عالم کی اشیاء پر مستقل ملکیت کا نہ حق رکھتا ہے۔ نہ اسلام اسے اس کی اجازت دیتا ہے۔ اسلام تو کائنات کی انسان کے کام آنے والی اشیاء پر انسانی قبضہ کو امانت کا مفہوم بخشتا ہے۔ جس سے تصرف کا تمام بنی نوع انسان کو علیٰ حسب مراتب حق دیتا ہے۔ حقیقی ملکیت اس ذات باری کی ہے جو رب العالمین ہے۔ اور تمام بنی نوع انسان کی پرورش کرنے والا۔ فرمایا قل اللھم مالک الملک تؤتی الملک من تشاء وتنزع الملک ممن تشاء (آل عمران ع ۲) خدا تعالےٰ ہی حقیقی اور اصل مالک ملک ہے۔ وہ جس کو چاہتا ہے اس کی کوشش اس کی استعدادوں اور دوسرے حالات کے لحاظ سے عارضی ملکیت بخش دیتا ہے۔ اور جو انسان اس کا حق ادا نہیں کرتا۔ اس کی حفاظت نہیں کرتا۔ اسے صحیح مصرف میں نہیں لاتا۔ اس کی متناسب تقسیم نہیں کرتا اللہ اس سے جب چاہتا ہے چھین لیتا ہے۔

دوسری جگہ پر فرمایا تبارک الذی لہ ملک السموات والارض وما بینھما (زخرف ع ۷) وہی برکتوں والا خدا ہے۔ جو آسمان و زمین اور کائنات ما بینھما کا ابدی ازلی اور حقیقی مالک ہے۔ اسی نے دنیا جہان کی تمام چیزوں کو اشرف المخلوقات کے فائدے کے لئے لگا رکھا ہے۔ وہی ان چیزوں کو انسان کی امانت میں ودیعت کرتا ہے۔ اور پھر ساتھ یہ حکم دیتا ہے۔ واٰتوھم من مال اللہ الذی اٰتاکم (نور ع ۴) کہ اس مال میں سے جو دراصل تو اللہ کا ہے۔ مگر اس نے تمہیں دیا ہے۔ تم دوسروں کو بھی حصہ دو۔ اس لئے نہیں کہ تم دوسروں پر احسان کر رہے ہو۔ اس لئے نہیں کہ کمزور اور نادار ہمیشہ تمہارے ممنون کرم رہیں۔ اس لئے بھی نہیں کہ تمہارے اندر غریبوں کے مقابلے میں کوئی احساس برتری کام کرتا رہے۔ بلکہ اس لئے کہ فی اموالھم حق للسائل والمحروم ان اموال میں سے سائل و محروم بطور حق شامل ہیں۔ اور ایک امین انسان کا فرض ہے۔ کہ مالک کی تعیین کے مطابق حقداروں کو امانت دے۔ اگر ان کا حق نہ دے تو وہ سچا امین نہیں ہوگا۔ وہ مالک حقیقی کی امانت میں ناجائز تصرف کرنے والا سمجھا جائیگا۔ یہ ملکیت کا نظریہ ہے۔ جسے اسلام نے قائم کیا۔ اور جس کے بعد افراد کے بہت سے جھگڑے مٹ جاتے ہیں۔ اختلافات دور ہو جاتے ہیں۔ اور بہت سی چپقلشیں پیدا ہی نہیں ہوتیں۔ اگر یہ نظریہ قائم ہو جائے۔ تو بہت سی کمزور اقوام سکھ اور راحت کا سانس لے سکیں۔ اور دنیا میں حقیقی امن کی بنیادیں پڑ جائیں۔ لوٹ کھسوٹ اور ظلم و تعدی کا سلسلہ خود بخود ختم ہو جائے۔ ملکیت کے اسی نظریے کا قیام تھا۔ جس کے لئے اسلام نے ہر قسم کے کنوز اور رکاز کو سختی سے منع کیا۔ اور سخت عقوبت کا وعید فرمایا۔ کہ

الذین یکنزون الذھب والفضۃ ولا ینفقونھا فی سبیل اللہ فبشرھم بعذاب الیم (توبہ ع ۵)

کہ وہ لوگ جو سونے چاندی کو جمع کر کے رکھتے ہیں۔ اور اسے خدا کی بتائی ہوئی راہوں میں خرچ نہیں کرتے۔ انہیں دردناک عذاب کی خبر دے۔

واقعہ یہ ہے کہ اگر "ملکیت" کی بجائے "امانت" کی ذہنیت پیدا ہو جائے۔ تو کنوز اور روپیہ سمٹنے کا خیال پیدا ہی نہیں ہو سکتا۔

٭ ـــ ٭ ـــ ٭ ـــ ٭ ـــ ٭

کیا مارشل سٹالن اپنا اقتدار کھو رہا ہے؟

مکرم شیخ ناصر احمد صاحب واقف تحریک جدید از لنڈن

(۱)

سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ۲۶-۲۷ اگست کی درمیانی شب ایک عجیب رویا مارشل سٹالن کے متعلق دیکھا۔ یہ رویا الفضل یکم ستمبر میں شائع ہو چکا ہے۔ اس کے شائع ہونے سے قبل مارشل سٹالن کی بیماری یا اس کی سیاسی سرگرمیوں میں تعطّل کی کوئی خبر نہ آئی تھی۔ لیکن اس کے بعد مختلف انواع کی افواہیں سٹالن کی صحت زندگی اور اقتدار کے متعلق آنے لگیں۔ گذشتہ دنوں ہفتے مارشل سٹالن نے بحیرہ اسود کی بندرگاہ سوچی میں گذارے۔ اور اس کی "چھٹی" کا یہ زمانہ ہی سب سے زیادہ افواہوں کا زمانہ تھا۔ اسی سلسلہ میں اخبار "ڈیلی میل" ۱۲ دسمبر میں شائع ہونے والا ذیل کا مضمون دلچسپی سے پڑھا جائیگا۔

(۲)

مسٹر فلپ جورڈن کے نام سے یہ مضمون "کیا سٹالن روس پر سے اپنا اقتدار کھو رہا ہے؟" کے جلی عنوان کے ساتھ شائع ہوا ہے۔ لکھا ہے:۔ ماسکو میں سٹالن کی واپسی عظیم ترین حیرت کا باعث بن رہی ہے۔ کیونکہ لوگ اس کے چھٹی پر جانے کے متعلق سرکاری اعلانات کو قطعاً صحیح نہیں مانتے تھے۔ ہر قسم کی افواہیں پھیل رہی تھیں۔ حتّٰی کہ اکثر لوگ سمجھتے تھے کہ سٹالن مر گیا ہے۔ لیکن باوجود ان افواہوں کے غلط ہونے کے روس کا موجودہ پالیسی کا مطالعہ کرنا رومانیہ اور بلغاریہ میں بیٹھ کر زیادہ آسان ہے۔ بہ نسبت روس سے باہر کسی اور ملک میں۔ (مضمون نگار کا یہ تار بخارسٹ سے آیا ہے) ان دونو ممالک کی کمیونسٹ پارٹیاں ماسکو سے اس درجہ متاثر ہیں کہ مغربی یورپ کی دوسری کمیونسٹ پارٹیوں کے مقابلہ میں یہ روس میں ہونے والے واقعات کی زیادہ صحیح تصویر پیش کر سکتی ہیں۔ میں نے گزشتہ ماہ بہت سے بڑے کمیونسٹوں کے ساتھ گفتگو کی ہے۔ اور ان کے بیانات کے مختلف ٹکڑوں کو باہم ملا کر ایک باربط تصویر اصلی صورت حالات کی پیش ہے۔ یہ حسب ذیل نتائج پر پہنچا ہوں:۔

سٹالن کی پالیسی جسے "نیشنلسٹ پالیسی" کہا جا سکتا ہے۔ اس کی مخالفت کے لئے ماسکو کی سنٹرل کمیٹی کے اندر ایک ایسا گروہ پیدا ہو چکا ہے۔ جو اب کافی طاقت پکڑ گیا ہے۔ یہ مخالف پارٹی تمام صحیح اصولوں پر قائم ہوئی ہے۔ اور اس سے حکومت کے استحکام کو کوئی خطرہ نظر نہیں آتا۔ یہ "انٹرنیشنلزم" کی ایک شکل ہے۔ اور اس کے پیرو کہتے ہیں۔ کہ ہمیں فتح کو حتی الامکان مستقل بنیادوں پر رکھنا چاہیئے اور سیاسی چالبازی اور پراپیگنڈا کے ہر طریق کو استعمال میں لا کر روسی اثر و نفوذ کو لزبن (پرتگال مراد ہے) سے دور مغرب تک پھیلا دینا چاہیئے۔

(۳)

مضمون نگار لکھتا ہے:۔ میری اطلاع یہ ہے۔ کہ اس پارٹی کے پیرو سنٹرل کمیٹی کے وہ افراد ہیں جن کی عمر ۳۵ سے لیکر ۴۵ سال کی ہے۔ اور ان کے لیڈر مالوٹاف۔ والی شنسکی اور غالباً ژدانوف ہیں۔ (اس شخص نے لینن گراڈ کی حفاظت کی۔ اور تین سال ہوئے کہ یہ سٹالن کا جانشین سمجھا جاتا تھا) یہ "نوجوان" اپنے پراپیگنڈا کو بالکل صحیح یقین کرتے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں۔ کہ روس ایک ہی طاقت سارے یورپ میں ہے۔ اور یہ کہ فتح کا باعث محض روس کی طاقت اور بہادری تھا۔ یہ نیا گروپ امریکہ اور برطانیہ کے ارادوں کو شبہ کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اور ہمارے دستور و قوانین سے ناواقفی کے باعث سمجھتا ہے۔ کہ دونو ممالک کی حکومتوں کے مخالفین کی طرف سے پیدا ہونے والا ردِّ عمل ہی اصل حقیقت ہے۔ فرینکو کے سپین۔ ارجنٹینا اور دوسری فاشسٹ حکومتوں کے متعلق ہمارے رویہ سے ان کے شبہات کو تقویت ملتی ہے۔

آگے چل کر مسٹر جورڈن لکھتا ہے:۔ وہ محسوس کرتے ہیں کہ روس کا اقتدار تنزّل پر ہے۔ اور میں کہ اس تنزّل کو ہر کوشش سے روکنا چاہیئے۔

(۴)

اس کے بالمقابل سٹالن کے حامی روس کی موجودہ جسمانی کمزوری سے بخوبی آگاہ ہیں۔ اس لئے وہ اندرونی حالت کو مضبوط کرنے کے پروگرام سے ہی مطمئن ہیں۔ موجودہ آثار یہ ہیں کہ سٹالینی میدان ہار رہے ہیں۔ اور جیتنے والے وہ لوگ ہیں۔ جو ٹراٹسکی ازم کا احیاء چاہتے ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ آئندہ شاید سٹالن سے ہیرو میڈیا کا کام لیا جائے اگر موجودہ انٹرنیشنلزم سے رجوع ہو جائے تو سٹالن ایک بار پھر حکومت کا سرغنہ بن جائیگا۔ لیکن اگر اس کے برعکس مالوٹاف اینڈ کمپنی کی پالیسی حالات کے موافق ہونے کے باعث بلا خوف و خطر کامیاب ہو جائے تو سٹالن ریٹائر ہو کر عام منظر سے دور ہو جائیگا۔ اور جس ملک کو اس کی قابلیت نے کامل تباہی سے بچایا تھا۔ وہ اس ملک کا ایک معزز لیکن بے اقتدار ہیرو ہوگا۔

نیا نظام قائم کرنے والے کون ہیں

تھوڑا عرصہ ہوا ہٹلر اور اس کے رفقائے کار یہ کہہ رہے تھے کہ نیا نظام ہم بنائینگے اور نئے نظام سے ان کی مراد یہ تھی کہ ہر ایسی چیز کو جو جرمن تخیل کے خلاف ہو تباہ و برباد کر کے دنیا میں جرمن تفوق قائم کر دیا جائے۔ خدا تعالےٰ نے ان کے خود غرضانہ اور جابرانہ ارادوں کو پورا نہیں ہونے دیا۔ اب بھی آئے دن یہ شور سنائی دیتا ہے۔ کہ دنیا میں نیا نظام قائم کیا جائے گا۔ دنیا کی بگڑی ہوئی حالت یقیناً اس چیز کی متقاضی ہے۔ کہ نیا نظام قائم کیا جائے۔ مگر سوال یہ ہے کہ وہ نیا نظام قائم کرنے والے کون ہیں۔

خود غرض حکومتیں ایسا نظام بنانے میں کامیاب نہیں ہو سکتیں۔ اس سوال کا جواب خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ بتلا دیا ہے کہ نیا نظام احمدی افراد کے ہاتھوں تیار کیا جائے گا۔ چنانچہ حضور کو الہام ہوا کہ "اب میں نیا آسمان اور نئی زمین بناؤں گا" حضور اس کی تشریح میں فرماتے ہیں "وہ کیا ہے نیا آسمان اور کیا ہے نئی زمین۔ نئی زمین وہ پاک دل ہیں جن کو خدا اپنے ہاتھ سے تیار کر رہا ہے۔ اور نیا آسمان وہ نشان ہیں جو اس کے بندے کے ہاتھ سے اسی کے اذن سے ظاہر ہو رہے ہیں"۔

پس نئی زمین سے مراد وہ پاک دل لوگ ہیں جو آئے دن سلسلہ احمدیہ میں داخل ہو رہے ہیں اور انہیں کے ذریعہ نیا نظام قائم کیا جائے گا۔ جہاں یہ امر ہمارے لئے خوشی کا باعث ہے کہ خدا تعالےٰ نیا نظام ہمارے ہاتھوں قائم کر رہا ہے۔ وہیں ہمیں اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے اور ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ یاد رکھئے جتنی جلدی آپ اپنے غیر احمدی رشتہ داروں اور دوستوں کو احمدی بنائیں گے اور انہیں احمدیت کی تعلیم پر قائم کر دیں گے اتنی ہی جلدی نیا نظام قائم ہوگا۔

افسوس ہے کہ ایسے عظیم الشان کام کی طرف لاکھوں کی جماعت میں سے بہت تھوڑے افراد توجہ دے رہے ہیں۔ نقشہ درج ذیل سے معلوم ہو جائیگا کہ ایسے افراد کی تعداد جن کے ذریعہ نومبر میں نئے افراد احمدیت میں داخل ہوئے صرف ۵۸ ہے۔ آپ بھی اپنے غیر احمدی رشتہ داروں اور دوستوں کو احمدی بنائیے تا نیا نظام جلد قائم ہو۔

انچارج بیعت دفتر پرائیویٹ سکرٹری

نمبر شمار	نام تبلیغ کنندہ	تعداد بیعت	نمبر شمار	نام تبلیغ کنندہ	تعداد بیعت
۱	جناب غلام محمد صاحب گوجرانوالہ	۶	۶	جناب مولوی نور احمد صاحب کشمیر	۳
۲	جناب چوہدری فضل محمد صاحب جہت پور	۶	۷	جناب ملک سیف الرحمن صاحب واقف زندگی	۳
۳	جناب محمد عبدالعزیز صاحب کھوکھر بچہ ملتان	۴	۸	جناب محمد ابراہیم صاحب عزیز پور ڈگری	۳
۴	جناب احمد علی صاحب ضلع ٹپرہ بنگال	۴	۹	جناب حسین بخش صاحب اٹھوال	۳
۵	جناب چوہدری عنایت اللہ صاحب دہرگ میانہ	۳	۱۰	جناب نصیر الدین صاحب وکیل نوی پور	۳

نمبر	نام	رقم
۱۱	جناب عبد الحمید خاں صاحب سرگودہا	۳
۱۲	" حکیم محمد یعقوب صاحب قیس مینائی کراچی	۲
۱۳	" بابو محمد قاسم صاحب نائب امیر سیالکوٹ	۲
۱۴	" سید محمد شاہ صاحب کارکن تعلیم و تربیت قادیان	۲
۱۵	" لیفٹیننٹ اے کے باجوہ صاحب دیولالی	۲
۱۶	" شیخ فقیر الدین صاحب ناظر خاں صاحب کیرنگ	۲
۱۷	" عبد الستار صاحب سیکرٹری مال مرزاجان	۲
۱۸	" سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب سکندر آباد	۲
۱۹	" چودھری عبد الغنی صاحب سٹینوگرافر A.D.M. جھنگ	۲
۲۰	" ملک عبد الرحمن صاحب خادم وکیل گجرات	۱
۲۱	" چودھری عبد اللہ خاں صاحب سہارن تھلے	۱
۲۲	" ڈاکٹر احمد دین صاحب پراونشل سیکرٹری تبلیغ سندھ	۱
۲۳	" محمد اکرم خاں صاحب چارسدہ پشاور	۱
۲۴	" محمد دین صاحب امیر جماعت تہال	۱
۲۵	" قریشی محمد صادق صاحب ہاشمی لاہور	۱
۲۶	" سید لال شاہ صاحب ضلع شیخوپورہ	۱
۲۷	" راجہ غلام محمد خاں صاحب کشمیر	۱
۲۸	" عبد الحفیظ صاحب سمبڑیال	۱
۲۹	" محمد امام صاحب شیموگہ میسور	۱
۳۰	" سید مظفر حسین شاہ صاحب نیالہ سٹیٹ منٹگمری	۱
۳۱	" سید محمد میاں صاحب امروہہ	۱
۳۲	" مرزا غلام حیدر صاحب وکیل نوشہرہ	۱
۳۳	" عبد المغنی صاحب کھرڑ جہلم	۱
۳۴	" چودھری عنایت اللہ صاحب بہلولپور سیالکوٹ	۱
۳۵	" عبد الرحیم صاحب ملکانہ	۱
۳۶	" چودھری محمد مختار صاحب اوورسیر ضلع فیروزپور	۱
۳۷	" بابو محمد ابراہیم صاحب فیروزپور چھاؤنی	۱
۳۸	جناب خدا بخش صاحب ادرحمہ ضلع سرگودہا	۱
۳۹	" عبد الرحمن صاحب موسیٰ والہ ضلع سیالکوٹ	۱
۴۰	" ماسٹر سکندر علی صاحب بھینی بانگر	۱
۴۱	" محمد نور الضیاء صاحب مالابار	۱
۴۲	" عبد الحکیم خاں صاحب اندور	۱
۴۳	" بابا شیر محمد صاحب دار الرحمت قادیان	۱
۴۴	" بدر دین صاحب ۔ خدا بخش صاحب و شیر محمد صاحب تھکال	۱
۴۵	" ناظر علی خاں صاحب نمبردار کھوکھر	۱
۴۶	" صدر دین صاحب پریذیڈنٹ مونگ	۱
۴۷	" کفایت اللہ صاحب شنکرپور اڑیسہ	۱
۴۸	" شیر محمد صاحب " "	۱
۴۹	" محمد احمد صاحب مولوی فاضل	۱
۵۰	" عبد الواحد صاحب کانپور	۱
۵۱	" محمد شجاعت علی صاحب بشیر احمد چغتائی رانانگر	۱
۵۲	" سید بشارت احمد صاحب حیدرآباد دکن	۱
۵۳	" زعیم صاحب محلہ دار البرکات قادیان	۱
۵۴	جناب محمد یوسف خاں صاحب	۱
۵۵	" محمد لطیف صاحب انسپکٹر بیت المال قادیان	۱
۵۶	" سید محمد شاہ صاحب کشمیر	۱
۵۷	" سید جمعدار کے ۔ بی شاہ صاحب جیلانی	۱
۵۸	" عبد اللطیف صاحب پریذیڈنٹ ڈھاکہ بنگال	۱

مخالفین کے ایک اعتراض کا جواب

اخبار "الفضل" ۲۲ فروری ۱۹۲۴ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک خط ایک احمدی کے نام شائع ہوا تھا۔ اس کے ایک فقرہ کو لیکر آج کل مناظرات وغیرہ میں غیر احمدی بڑا شر برپا کرکے مطالبہ کرتے ہیں۔ کہ اس کا ثبوت دو۔ حالانکہ اس فقرہ کے سیاق و سباق سے بالکل واضح ہے۔ کہ جو مسئلہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سائل کو بتایا۔ وہ بالکل درست اور شریعت کے عین مطابق ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سائل کو تحریر فرمایا:۔

"آپ اپنے گھر میں سمجھا دیں۔ کہ اس طرح شک و شبہ میں پڑنا بہت منع ہے۔ شیطان کا کام ہے جو ایسے وسوسے ڈالتا ہے۔ ہرگز وسوسہ میں نہیں پڑنا چاہیئے۔ گناہ ہے۔ اور یاد رہے۔ کہ شک کے ساتھ غسل واجب نہیں ہوتا۔ اور نہ صرف شک سے کوئی چیز پلید ہوسکتی ہے۔ ایسی حالت میں بے شک نماز پڑھنا چاہیئے۔ اور میں انشاء اللہ دعا بھی کرونگا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے اصحاب وہمیوں کی طرح ہر وقت کپڑا صاف نہیں کرتے تھے۔ حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں۔ کہ اگر کپڑے پر منی گرتی تھی۔ تو ہم اس منی خشک شدہ کو صرف جھاڑ دیتے تھے۔ کپڑا نہیں دھوتے تھے۔ اور ایسے کنوئیں سے پانی پیتے تھے جس میں حیض کے لتے پڑتے تھے۔ ظاہری پاکیزگی سے معمولی حالت پر کفایت کرتے تھے۔ عیسائیوں کے ہاتھ کا پنیر کھا لیتے تھے۔ حالانکہ مشہور تھا۔ کہ سؤر کی چربی اس میں پڑتی ہے۔ اصول یہ تھا۔ کہ جب تک یقین نہ ہو۔ ہر ایک چیز پاک ہے۔ محض شک سے کوئی چیز پلید نہیں ہوتی۔"

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان سطور میں جو باتیں بیان فرمائی ہیں۔ اسلامی کتب وروایات و احادیث میں سب کی سب موجود ہیں۔ مگر مخالفین کو اپنی کم علمی سے کوئی بات معلوم نہیں ہوتی۔ تو اس کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جھوٹ قرار دینے لگ جاتے ہیں۔ چنانچہ مجھے کئی مناظرات میں اس کا تجربہ ہوا ہے۔ مندرجہ بالا سطور میں ایک فقرہ یہ ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عیسائیوں کے ہاتھ کا پنیر کھا لیتے تھے۔ حالانکہ مشہور تھا۔ کہ سؤر کی چربی اس میں پڑتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہاں چربی پڑنا "مشہور" فرمایا ہے۔ یہ نہیں فرمایا۔ کہ جس پنیر میں چربی پڑنے کا "یقینی علم" ہوتا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسے کھا لیتے تھے۔ اگرچہ اس عبارت پر حقیقۃً کوئی اعتراض نہیں پڑتا۔ تاہم مخالفین اس کا بھی ثبوت طلب کرتے ہیں۔ میں ذیل میں چند حوالجات پیش کرتا ہوں۔

(۱) علامہ شیخ زین الدین ابن عبد العزیز صاحب اپنی تصنیف "فتح المبین شرح قرۃ العین" مطبوعہ ۱۳۱۱ھ ہجری کے "باب الصلوٰۃ" صفحہ ۱۴ پر رقمطراز ہیں:۔

"ویوخ المشتھی عمله بشحم الخنزیر وجبن شامی اشتھی عمله بالانفحة الخنزیر وقد جاءه صلی اللہ علیه وسلم جبنة من عندھم فاکل منھا ولم یسأل عن ذالک ذکرہ شیخنا فی شرح المنہاج"

(۲) خان احمد شاہ صاحب قائم مقام اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بہادر ہوشیارپور نے ۱۸۷۵ء میں ایک فتویٰ علماء کرام سے حاصل کرکے بنام "رسالہ اظہار حق درباب جواز طعام اہل کتاب" شائع کیا تھا۔ جس میں علماء اہل حدیث مثل مولوی نذیر حسین صاحب دہلوی و مولوی محمد حسین صاحب اور مولوی عبد الحکیم صاحب کلانوری۔ مولوی غلام علی صاحب قصوری وغیرہ کے علاوہ علماء اہل سنت والجماعت کی بھی مہریں اور فتاویٰ درج ہیں۔ اس رسالہ کے صفحہ ۱۶ میں مولوی عطا محمد صاحب مفتی نے "فتح المبین شرح قرۃ العین" کی عبارت کا اپنے فتویٰ میں حسب ذیل ترجمہ پیش کرکے جواز کا فتویٰ دیا ہے:۔

"جوخ جو مشہور ہے بنانا اس کا ساتھ چربی سؤر کے اور پنیر شام کا جو مشہور ہے بنانا اس کا ساتھ مایہ سؤر کے اور آیا جناب سرور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس پنیر ان کے پاس سے پس کھایا آنحضرت صلعم نے اس سے اور نہ پوچھا اس سے" (رسالہ اظہار حق مطبوعہ ۱۸۷۵ء صفحہ ۱۲)۔

مندرجہ بالا عبارتوں کی نسبت ایک مفتی اہلسنت والجماعت نے ذکر کرکے بالفاظ ذیل فتویٰ دیا ہے کہ:۔

"جو کچھ اوپر تحریر ہوا۔ سب راست اور درست اور یہی اعتقاد اہل سنت والجماعت کا ہے۔ اور صحابہ کرام اور تابعین کا یہی اعتقاد تھا۔ اہل حق اب تک اسی صراط مستقیم پر چلے آتے ہیں۔ اور مذہب اسلام میں نجات بدوں اس کے متصور نہیں ہے۔ اور کتب حدیث اور تصانیف علماء ثقات کے مطالعہ سے اہل انصاف کے دلوں پر یہ بات مخفی نہیں ہے۔ اور حق لائق ہے کہ تابعداری کیا جاوے۔ محمد نظام الدین ساکن موضع آلووالہ تحصیل گورداسپور متوا نہ رنیاں" (رسالہ اظہار حق صفحہ ۱۷)

اس سے ظاہر ہے۔ کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو کچھ تحریر فرمایا۔ وہی اہل حدیث اور اہل سنت والجماعت کے علماء بھی اپنے فتووں میں درج کرتے رہے۔ اور کتب اسلام میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت یہ ثبوت موجود ہے۔ کہ جب تک کسی چیز کی ناپاکی کا یقینی علم نہ ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بغیر دریافت استعمال فرما لیتے تھے۔

(خاکسار سید احمد علی سیالکوٹی مولوی فاضل مبلغ)

جلسہ سالانہ پر مجلس خدام الاحمدیہ کا اجلاس

مجلس خدام الاحمدیہ کا ایک اجلاس مورخہ ۲۷ فتح ۱۳۲۴ ہش ۸½ بجے شب مسجد اقصیٰ میں زیر صدارت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس منعقد ہوا۔ تلاوت۔ عہد اور نظم کے بعد جناب کرنل ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب نے حفظان صحت کے متعلق نہایت پر از معلومات تقریر فرمائی۔ آپ نے بتایا۔ کہ صحت کیلئے سب سے ضروری بات صفائی ہے۔ صاف ماحول میں رہنا کھلی ہوا میں رہنا بہت سی بیماریوں سے بچاتا ہے۔ اور مکھی سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ مکھی انسان کا سب سے بڑا دشمن ہے۔ آپ نے تفصیل کے ساتھ وہ طریق بتایا۔ کہ جس سے مکھی ایک بیماری کے جراثیم دوسری جگہ پہنچاتی ہے۔ اور تاکید فرمائی۔ کہ مکھی سے کھانے پینے کی اشیاء کو محفوظ رکھنا ضروری ہے۔ آپ کی تقریر کے بعد خاکسار معتمد نے گذشتہ سال کی مختصر رپورٹ سنائی۔ اور اس پر تبصرہ کیا۔ احباب کو اپنے فرائض کی اہمیت۔ اور ان کی ادائیگی کی تلقین کی۔ اس کے بعد صدر محترم نے ایک مختصر سی تقریر فرمائی۔ جس میں بتایا۔ کہ ہمارے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر حضور نے جو تقریر فرمائی تھی۔ وہ ہمارے لئے نہایت ہی اہم ہے۔ اس میں حضور نے ہمارے لئے بہت بڑا پروگرام رکھا ہے۔ تقریر انشاء اللہ جلسہ کے بعد جلد شائع کر دی جائیگی۔ مزید برآں آپ نے سست مجالس کو بیدار ہو کر کام کرنے کی تلقین فرمائی۔ اس کے بعد محترم چودھری ضیاء اللہ صاحب نے سالانہ اجتماع اور جلسہ سالانہ کے نظارے متحرک تصاویر کے ذریعہ دکھائے۔ (عباس احمد معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

جناب میاں خدابخش کا افسوسناک انتقال

مکرمی جناب میاں خدابخش صاحب گوندل نمبردار موضع کوٹ مومن ضلع سرگودہا نے جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ بعمر تقریباً ۶۲ سال ۱۴-۱۵ دسمبر ۱۹۴۵ء کی درمیانی رات بقائمی ہوش وحواس نماز تہجد ادا کرتے ہوئے بحالت سجدہ بدرگاہِ ایزدی اپنی جان پیش کر دی گویا اپنے پروردگار کے حضور حاضر ہو کر سرِ نیاز جھکا کر اور آستانہ الوہیت پر جبیں فرسائی کرتے ہوئے اس دنیا سے رخصت ہوئے۔

جناب میاں صاحب مرحوم موصی تھے۔ اور احمدیت کے ساتھ والہانہ محبت رکھتے تھے۔ اپنی زندگی کے آخری دن جمعہ کی نماز ادا کر کے دوستوں کو بیٹھنے کی تاکید کی۔ اور پھر فرمایا۔ جلسہ سالانہ کے بابرکت ایام قریب آ رہے ہیں۔ لہٰذا دوستوں کو چندہ جلسہ سالانہ جلد ادا کرنا چاہیئے۔ مجھ سے بھی جلد ہی چندہ وصول کر لیا جائے۔ یہ چندہ آپ کی وفات کے بعد آپ کے صاحبزادہ میاں گل محمد صاحب بی۔ اے وائس جناب میاں محمد شریف صاحب ریٹائرڈ ای۔ اے۔ سی نے ۲۰ روپے ادا کیا۔

میاں خدابخش صاحب مرحوم کو کتب سلسلہ عموماً اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصانیف خصوصاً پڑھنے کا التزام تھا۔ آپ سلسلہ کی ہر نئی کتاب فوراً خریدتے اور نہ صرف خود پڑھتے۔ بلکہ دوستوں اور زیر تبلیغ احباب کو نہایت فراخدلی سے برائے مطالعہ دیتے۔ المصلح الموعود حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی تصنیف تفسیر کبیر کے شائع شدہ حصص خرید کر درس کے لئے وقف کرنے کا آپ کو بہت شوق تھا۔ چنانچہ تازہ طبع شدہ جلد ششم جزو چہارم (اول) ابھی چند دن ہوئے منگوا کر اس کا بھی درس شروع کرا دیا جو کہ خداوند کریم کے فضل سے باقاعدہ جاری ہے۔

آپ قرآن مجید کے حافظ تھے۔ اور اس کے ساتھ والہانہ عشق رکھتے تھے۔ رات کا کافی حصہ نوافل کی ادائیگی اور قرآن کریم کی تلاوت میں صرف کرتے تھے۔

آپ نے کڑانہ بار کے مرکز میں رہ کر جو کہ جاہلیت کا بھی مرکز ہے نورِ احمدیت کو شناخت کر کے قبول کیا۔ اور علاقہ بھر میں یکہ و تنہا نہایت بردباری سے ثابت قدم رہے۔ یہ کیفیت زائد از بیس سال تک رہی۔ حتیٰ کہ ہم لوگ یعنی (خاکسار و برادران ساکنان مڈھ رانجھا) بسلسلہ تجارت یہاں آ کر مقیم ہوئے تو نماز با جماعت کا سلسلہ شروع ہوا۔ آپ دنیاوی شان و شوکت کے علاوہ دینی وجاہت بھی رکھتے تھے۔ آپ نے اپنی اراضی زرعی سے ایک کنال کا رقبہ متصل وبہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے لئے وقف کر کے مورخہ ۵/۱۴ ۲ کو انتقال ۲۲ ۳۴ رجسٹری کرا دیا۔ اور اس میں مسجد احمدیہ کی تعمیر شروع کی۔ جب وہ مسجد بصرف زر کثیر تیار ہو گئی تو چند دن بعد ہی آپ نے داعی اجل کو لبیک کہا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

تمام جماعت ہائے احمدیہ سے التماس ہے۔ کہ مرحوم کا جنازہ غائب پڑھیں۔ اور میاں صاحب کے بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ آپ کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

خاکسار دوست محمد سکنہ کوٹ مومن ضلع سرگودہا)

جناب مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبایعین کی نقالی

مصلح موعود کے لئے وحیِ الٰہی میں "سخت ذہین و فہیم" کے الفاظ آئے ہیں۔ اور اسلام و احمدیت کو اکناف عالم میں پہنچانے کے لئے جو نئی سے نئی سکیمیں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہٖ العزیز کے ذہن میں آتی ہیں۔ وہ اس بات کا ثبوت ہیں کہ حضور ہی ان الفاظ کے حقیقی مصداق ہیں۔ جماعت احمدیہ کے دوست اور دشمن سبھی اس بات کو مانتے ہیں کہ حضور کو اللہ تعالےٰ نے عقل و فہم اور ذہانت سے حصہ وافر عطا فرمایا ہے۔ حتیٰ کہ جناب مولوی محمد علی صاحب، امیر غیر مبائعین بھی گو زبان سے نہ سہی۔ مگر عمل سے اس حقیقت کا اعتراف کرتے رہتے ہیں۔ چنانچہ جب کبھی حضور کوئی نئی اصلاحی یا تبلیغی سکیم جاری کرنے کا اعلان اور جماعت کو اس پر عمل کرنے کی تحریک فرماتے ہیں۔ تو بالعموم جناب مولوی صاحب اسکی نقل کرتے ہیں۔ کچھ عرصہ ہوا۔ جب حضور نے دیہاتی مبلغین کی سکیم جاری فرمائی۔ تو اسکے بعد دیکھا گیا کہ "پیغام صلح" میں بھی دیہات میں کام کرنے والے مبلغین کی ضرورت کا اعلان ہونے لگا۔ (پیغام صلح مورخہ ۳۱ جنوری ۱۹۴۵ء و ۱۱ اپریل ۱۹۴۵ء)

اور اب حال ہی میں حضور نے تجارتی تبلیغی سکیم جاری فرمائی ہے۔ تو جناب مولوی صاحب نے بھی اپنے تازہ خطبہ جمعہ میں غیر مبائعین کو توجہ دلائی ہے۔ کہ وہ تجارت کریں۔ اور ساتھ ساتھ اسلام کو بھی پھیلائیں۔ (پیغام صلح مورخہ ۱۹ دسمبر ۱۹۴۵ء)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہٖ العزیز نے تمام دنیا میں تبلیغ اسلام کے لئے مبلغین کا جال پھیلا دیا ہے۔ جنگ سے قبل بھی حضور کے ارشاد کے ماتحت بیسیوں مبلغینِ احمدیت مختلف ممالک میں کام کر رہے تھے۔ اور اب جنگ ختم ہوتے ہی پھر مبلغین کے وفود پے در پے قادیان سے روانہ ہونے شروع ہو گئے ہیں۔ اور کئی ممالک میں نئے مشن کھولے جا رہے ہیں۔ مولوی محمد علی صاحب اس وقت تک اسی بات پر فخر کرتے رہے ہیں۔ کہ ہم نے بڑا لٹریچر چھپایا ہے۔ مگر اب یہ دیکھ کر کہ ان کے پیدا کردہ خشک لٹریچر کا کوئی خاطر خواہ نتیجہ نہیں نکلا۔ اور ادھر خدا کے فضل سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے فداکار مبلغین کی کوششوں کے نتیجہ میں بیسیوں بیرونی ممالک اور سینکڑوں شہروں میں بڑی بڑی احمدی جماعتیں قائم ہو گئیں ہیں۔ انہوں نے بھی اپنے ۱۴ دسمبر کے خطبہ جمعہ میں "زبردست تبلیغی جدوجہد کی ضرورت" کا احساس فرمایا ہے۔ اور اس کے لئے انگریزی بولنے والے ممالک میں کثرت سے مشن کھولنے" اور جماعت کو اس طرف توجہ کرنے" کی تحریک کی ہے۔ یہ ان کی نقالی کی تیسری مثال ہے۔ جو کھلا اعتراف ہے اس حقیقت کا کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہٖ العزیز کو خدا تعالےٰ جو سکیم القاء کرتا ہے۔ اس کی افادیت اثر پذیری اور کامیابی مولوی صاحب جیسے مخالف حاسد کو بھی مسلّم ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تھوڑے عرصہ کے بعد وہ اس کی نقل کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ مگر مشہور ہے۔ نقل کرنے کے لئے بھی عقل چاہیئے۔ مولوی صاحب نے مشن کھولنے کی تحریک تو کر دی۔ لیکن یہ نہیں سوچا کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے تو اس سکیم کی داغ بیل شروع خلافت ہی میں ڈال دی تھی۔ اور مبلغین تیار کرنا شروع کر دئے تھے۔ مولوی صاحب اب یک دم خواب غفلت سے بیدار ہو کر اس سکیم کی نقل کرنا چاہتے ہیں۔ گویا ہتھیلی پر سرسوں جمانے کی فکر میں ہیں۔ اس سے تو کسی کو مجال انکار نہیں۔ کہ کثرت سے مشن کھلنے چاہئیں۔ مگر مولوی صاحب یہ بھی تو سوچنا چاہیئے۔ کہ ان کے مشنوں کے لئے تربیت یافتہ مبلغین کہاں سے آئیں گے؟ جماعت احمدیہ میں تو اللہ تعالےٰ نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہٖ العزیز کو اتنی قبولیت عطا فرمائی ہے۔ کہ حضور کی آواز پر سینکڑوں تعلیم یافتہ نوجوان اپنی زندگیاں دیوانہ وار خدمت دین کے لئے وقف کر رہے ہیں۔ کیا مولوی صاحب کو بھی یہ قبولیت حاصل ہے؟ واقعات کی رُو سے اس کا جواب نفی میں ہے۔ دور جانے کی ضرورت نہیں۔ وہ اپنے گھر ہی تو دیکھیں کہ ان کے عزیز و اقارب میں سے کتنے آدمیوں نے اپنی زندگیاں اللہ کے دین کے لئے وقف کی ہیں۔ جب گھر کا یہ حال ہے۔ تو دوسروں ۲

۲۔ پر خالی خطبہ پڑھنے سے کیا اثر ہو سکتا ہے۔ ہم حیران ہیں۔ کہ آخر کس برتہ پر وہ کثرت سے تبلیغی مشن کھولنے پر آمادہ ہوئے ہیں۔ کیا یہ صرف دکھاوا نہیں؟ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہٖ العزیز تو عملاً تربیت یافتہ مبلغین کو دھڑا دھڑ باہر بھیج رہے ہیں۔ مولوی صاحب اگر اس کا جواب زبانی جمع خرچ سے بھی نہ دیں۔ تو اپنے معتقدین کو کیسے مطمئن کریں۔ پس بظاہر حالات یہ محض قادیان کی طرف سے غیر مبائع اصحاب کی توجہ ہٹانے کی ناکام کوشش معلوم ہوتی ہے۔ ورنہ ان سکیموں کا عملی جامہ پہننا مولوی صاحب کے نزدیک بھی ممکن نہیں۔

(خاکسار علی محمد اجمیری)

تحریک جدید کے بارھویں سال کی فہرست منظور فرمودہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ
اور
مقامی جماعتوں کے عہدہ داران کا فرض

تحریک جدید کے دفتر اول کے بارھویں سال میں جن جماعتوں اور براہ راست افراد کے وعدے آئے ہیں۔ ان کی ایک فہرست ۲۶ر دسمبر کے اخبار "الفضل" میں شائع ہو چکی ہے۔ اس میں بحیثیت جماعت صرف تیس جماعتوں سے وعدے آئے ہیں۔ اب جلسہ سالانہ میں یا اس کے بعد آج تک جس قدر جماعتوں سے بارھویں سال کے وعدے آئے ہیں۔ ان کی فہرست اس لئے شائع کر دینا ضروری معلوم ہوا۔ کہ جن جماعتوں نے اپنی فہرستیں مکمل کر کے نہیں ارسال کیں۔ وہ فوری توجہ فرمائیں۔ کیونکہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے وعدوں کے لئے ۷ر فروری آخری میعاد مقرر فرما چکے ہیں۔ پس اس عرصہ میں بارھویں سال کے وعدوں کی فہرستوں کی تکمیل ہونا ضروری ہے۔ مقامی جماعتوں کے عہدہ دار خواہ امیر ہوں یا پریذیڈنٹ یا سیکرٹری تحریک جدید یا وہ جو اس کام کے لئے دل میں تڑپ رکھتے ہوں۔ اور ثواب لینے کے دل سے خواہاں ہوں۔ جلد سے جلد اپنی جماعت کی فہرست مکمل کر کے براہ راست حضور کے پیش فرماویں۔ ۲۶ر دسمبر والی شائع شدہ فہرست اور اس فہرست میں بھی اکثر جماعتوں نے لکھا ہے۔ کہ یہ پہلی فہرست ہے۔ دوسری یا تیسری فہرست جلدی مکمل کر کے ارسال ہوگی۔ انہیں اپنی دوسری فہرست جلد تر مکمل کر کے ارسال کرنی چاہیئے۔ اور جن جماعتوں نے ابھی تک فہرست نہیں بھیجی ہے۔ وہ بھی فوری توجہ فرمائیں۔ فہرست یہ ہے:-

جماعت چک ۱۱۶/۲ ‏ ۳۲-/۲ روپے — جماعت بھیرو چیچی ۳/۱۱/۶۷
" پشاور ۳۸۳۲/۵/۱۲ روپے — " مظفر پور ۶۸۹/-/-
" پاکپتن ۱۵۰/- — " انبالہ ۱۰۰/۷/-
" مونگ ۸/۱/- — " حلقہ نئی دہلی ۳۳۰۲/۱۰/-
" حلقہ نئی دہلی وسط شہر ۱۱۱/۱۲/- — " پہاڑ گنج ۲۷۰/۱۳/-
" داد دریا خان سری سندھ ۸۰/- روپے۔
جماعت تونیکی ۱۵/- — " راولپنڈی ۳۱/۸/-
" بریلی ۱۵۵/- — " مدرسہ چٹھہ ۱۶۸/۱۲/-
" منٹھیانہ ۳۳/۱۲/- — " شاہ مسکین ۱۲۲/-
" بٹی ۱۸/۱۲/- — " اوجلہ ۵۵/۸/-
" ہیلی بھیت ۱۷۱/۸/- — " شموگہ میسور ۱۰۳۵/-
" جھمٹ ۱۹/۸/- — " پھبیاں ۵/۱۲/-
" دھیرکے کلاں ۵۸/۱۲/- — " چک ۱۶۱ ‏ ۲۰۶/۱۳/-
" سٹروعہ ۶۳/۵/- — " کھنہ ۲۲/۸/-
" تیجہ کلاں ۱۱/۸/- — " اوکاڑہ ۱۹/۱۲/-

جماعت شیخوپورہ ۳۵۱/- — جماعت فیروز پور شہر ۷۵۸/-
" چک ۹۸ شمالی ۵/۱۲/- — " اسماعیلہ ۱۵۸/-
" چک ۱۲/۱۱ ‏ ۱/۱۲/- — " خوشاب ۶۰/۱۲/-
" مہدی پور ۶۱/- — " ماہل پور ۹۸/-
" سیالکوٹ چھاؤنی ۱۵/۲/- — " لوگا کٹھیاں ۲/۱۲/-
" کوئٹہ بلوچستان ۲۶۳۱/- روپے
" کوٹ مومن ۶/۱۲/- — جماعت بیرا ورد ۳۰/۱۲/-
" فیروز والہ ۱۰۰/- — " سعد اللہ پور ۵۲/۱۲/-
" عزیز پور ڈگری ۱۲۸/- — " چک ۳۰ ۱۱-تا ۶۵۶/-
" سمبڑو کے ۲۶۲/۱۲/- روپے — " جبوکے ۳۶/۸/-
" سارچور ۸۷/۱۳/- — " دہلی دروازہ لاہور ۵۱/۱۲/-
" ترگڑی ۵/۱۲/۲/- — " بہلولپور ۸۱۵/-
" گھٹیالیاں ۹/۱۲/- روپے
لجنہ اماء اللہ دار الفضل ۸۳/۱۱/-
" " دارالانوار ۸۷/-/-
جماعت شاہجہانپور ۶۲۷/- روپے
" اودھے پور کٹیا ۶۶/۸/- — جماعت ماچھیواڑہ ۱۲۳/۱۲/۵
" 8/15 پنجاب رجمنٹ ‏10.A.D.V. ‏ ۷۹/۹/۱۲
" لدھیانہ ۱۸۶/- — جماعت مونگھیر ۳۱۹/-
" جھول بہاولپور ۶۹/- — " پونچھ ۱۴۳/۱۰/-
" محلہ دارالرحمت ۹۳۷/۱۵/- روپے۔

براہ راست وعدہ کرنے والے وہ افراد جن کا وعدہ نمایاں اور غیر معمولی ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ شائع ہو سکے گا۔

(برکت علی خاں فنانشل سیکرٹری تحریک جدید)

ضرورت دوکاندار

بشیر آباد اسٹیٹ سندھ کے لئے ایک دوکاندار کی ضرورت ہے۔ پانچ چھ سو روپے کے سرمایہ سے دوکان چل سکتی ہے۔ اور بہت نفع بخش کام ہے۔ اسٹیٹ کی طرف سے دوکاندار کو گندم اور کپاس کے تول کا کام بھی دیا جائے گا۔ ضرورت مند احباب اپنی درخواستیں مقامی امیر یا پریذیڈنٹ صاحب سے تصدیق کرا کر دفتر تجارت قادیان میں جلد از جلد بھجوائیں۔

(ناظم تجارت)

مکمل تبلیغی پاکٹ بک

مکمل تبلیغی پاکٹ بک مصنفہ جناب ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم بی۔اے۔ایل۔ایل۔بی پلیڈر گجرات جو کہ عرصہ سے نایاب تھی۔ اب اضافہ اور ترمیم کے ساتھ شائع کی گئی ہے۔

خادم صاحب سلسلہ کے مشہور مناظروں میں سے ہیں۔ اور جو اعتراضات عام طور پر غیر احمدی یا غیر مسلم احمدیت پر کرتے ہیں۔ ان سب کے مفصل جوابات اس پاکٹ بک میں ملاحظہ فرمائیں۔ اگر یہ پاکٹ بک موجود ہو۔ تو پھر بفضلہ تعالیٰ ہر اعتراض کا مکمل جواب فوراً دیا جا سکتا ہے۔ خواہ جواب دینے والا کم تعلیم یافتہ ہو۔ اس میں تمام ضروری حوالے اکٹھے کر دیئے گئے ہیں۔

پچھلے دنوں میں جب اس کا گذشتہ ایڈیشن ختم ہو گیا تھا۔ تو اس کا ایک ایک نسخہ پندرہ پندرہ روپے تک بھی فروخت ہوا ہے۔ اندرون ہند اور بیرون ہند میں تبلیغ کے لئے یہ بہت کارآمد چیز ہے۔ اس لئے ہر احمدی کے پاس اس کا موجود ہونا ضروری ہے۔ کل حجم ۱۱۶۰ صفحات قیمت مجلد پانچ روپے صرف محصول ڈاک ۶ر رجسٹری یا وی پی کے لئے ۳ر زائد۔ دفتر نشر و اشاعت نظارت دعوۃ و تبلیغ سے طلب فرمائیں۔ (ناظر دعوت و تبلیغ)

پتہ مطلوب ہے

(۱) بابو محمد اشرف خان صاحب ولد کرامت اللہ خان صاحب ساکن فیروز پور جن کا اکتوبر ۱۹۴۱ء میں ایڈریس مندرجہ ذیل تھا۔ کا موجودہ ایڈریس دفتر ہذا کو درکار ہے۔

محمد اشرف خان صاحب سٹور کیپر آئی۔اے۔ایس۔سی (ایم۔ٹی) ایچ۔آر۔ایس کلاس I چک لالہ

جس دوست کو ان کا موجودہ ایڈریس معلوم ہو۔ وہ یا اگر خود بابو صاحب موصوف کی نظر سے یہ اعلان گزرے۔ تو وہ خود براہ مہربانی بہت جلد دفتر ہذا کو مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔

(۲) کے۔ ایچ مرزا جو سال ۱۹۴۳ء میں سیکنڈ لیفٹیننٹ کے عہدہ پر کام کر رہے تھے۔ اور ۱۳ فرنٹیئر فورس رائفلز ٹریننگ سنٹر ایبٹ آباد میں مقیم تھے۔ کے موجودہ پتہ کی نظارت بیت المال کو ضرورت ہے۔ اگر کسی دوست کو ان کا موجودہ پتہ معلوم ہو۔ تو جلد سے جلد نظارت ہذا کو اطلاع دیں۔ نیز اگر مرزا صاحب خود اس اعلان کو دیکھ لیں۔ تو اپنے موجودہ پتے سے اطلاع دے دیں۔

(۳) مکرمی سید بشیر احمد صاحب ویٹرنری اسسٹنٹ سرجن جو پہلے علاقہ گلگت کشمیر میں ملازم تھے۔ اور بعد میں پنجاب آ گئے تھے۔ اور اب فتح جنگ ضلع اٹک میں ویٹرنری ہسپتال میں متعین تھے۔ کو ایک چٹھی فتح جنگ کے پتے پر ارسال کی گئی تھی۔ جو عدم پتہ ہو کر واپس ملی ہے۔ اگر کسی دوست کو ان کا موجودہ پتہ معلوم ہو۔ تو نظارت ہذا کو اس سے آگاہ فرما کر ممنون فرماویں۔ اور اگر سید صاحب خود اس اعلان کو دیکھ لیں۔ تو اپنے پتہ کی اطلاع نظارت ہذا کو بھجوا دیں۔ (ناظر بیت المال)

گمشدہ بٹوا

مورخہ ۲۹ ۱۲/۴۵ کو ایک صاحب کا بٹوہ قادیان کے سٹیشن پر یا سٹیشن سے آتے ہوئے کسی جگہ گر گیا تھا۔ اس میں -/۸۰ روپے کے قریب نوٹ تھے۔ اور پانا گڑھ (بنگال) سے قلعہ سوبھا سنگھ تک کا فرسٹ کلاس کا ٹکٹ آمد اور واپسی کا موجود تھا۔ جس دوست کو ملے وہ حسب ذیل پتہ پر پہنچا کر ممنون فرمائیں۔ معقول انعام دیا جائیگا۔
(محفوظ الرحمٰن دفتر تحریک جدید قادیان۔)

چندہ نشر و اشاعت یاد رکھیں

تبلیغی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ نہایت ضروری ہے۔ کہ تبلیغی لٹریچر بہت بڑی تعداد میں شائع کر کے ہندوستان کے کونے کونے تک پہنچایا جائے۔ تاکہ ہر فرد تک پیغام احمدیت پہنچ جائے۔ ہم یہ خدمت سرانجام دینے کو ہر آن تیار ہیں۔ بشرطیکہ آپ بھی ہمارے ساتھ تعاون کرتے ہوئے ہر ماہ چندہ نشر و اشاعت کچھ نہ کچھ ضرور بھیجیں۔ اگر احباب جماعت نے توجہ فرمائی۔ تو آپ تبلیغی نتائج نہایت خوشکن پاوینگے۔ جس میں یقیناً آپ بھی ثواب کے حصہ دار ہوں گے۔ (نظارت دعوۃ و تبلیغ)

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سکرٹری بہشتی مقبرہ)

نمبر ۹۰۶۹۔ منکہ غلام رسول ولد روڑے خان صاحب قوم اعوان پیشہ وقف زندگی عمر ۲۷ سال تاریخ بیعت اگست ۱۹۴۲ء ساکن جہت پور حال وارد قادیان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۱۱/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جایداد حسب ذیل ہے۔ سکونتی مکان کی موجودہ قیمت ۵۰۰ روپے۔ ملکیت زمین دو گھماؤں۔ موروثی ایک گھماؤں۔ نوٹ۔ اس مندرجہ جایداد کے علاوہ خاکسار کو برائے حصول علم دیہاتی مبلغین کی کلاس میں مبلغ ۳۴ روپے ماہوار وظیفہ صدر انجمن احمدیہ قادیان سے ملتا ہے۔ اور خاکسار کے ذمہ مبلغ ۳۰۰ روپے قرض ہے۔ میں کل جایداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جایداد پیدا کروں۔ یا میرے مرنے پر ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔

العبد:۔ غلام رسول طالب علم کلاس دیہاتی مبلغین قادیان۔ گواہ شد:۔ مرزا احمد حسین۔ گواہ شد:۔ علی محمد صحابی و موصی انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۹۰۹۴۔ منکہ نور محمد شاہ ولد قبول خان بلوچ چانڈیہ قوم چانڈیہ بلوچ پیشہ تجارت عمر ۴۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۲ء ساکن بستی رنداں ڈاکخانہ کوٹ چھٹہ ضلع ڈیرہ غازیخان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۱۱/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جایداد حسب ذیل ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ میری تجارت مویشی کی ہے۔ اس وقت میرے پاس ایک بیل قیمتی ۱۲۵ روپیہ کا خرید شدہ ہے۔ اور ایک عدد گاؤ میش قیمتی ۱۴۰ روپیہ کی خرید شدہ ہے۔ جس کا نصف حصہ میری عورت کا عوض حق مہر ہے۔ اس کے نصف حصہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ میری کوئی جایداد نہیں ہے۔ اگر میرے مرنے پر کوئی اور جایداد اس کے علاوہ ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ العبد:۔ نور محمد بقلم خود۔ گواہ شد:۔ عبدالقدوس سکرٹری مال بستی رنداں۔ گواہ شد:۔ خدا بخش رند۔ احمدی بقلم خود۔

نمبر ۹۰۹۵۔ منکہ حاجی عبداللطیف ولد نور محمد صاحب مرحوم قوم کچھی میمن پیشہ تجارت عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت کراچی حال بغداد بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۱۲/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری کوئی جایداد نہیں۔ میں بغداد شہر میں تاجر ہوں۔ تاجر ہونے کی وجہ سے میری کوئی ماہوار آمد مخصوص نہیں ہے۔ اور نہ ہی کسی اندازہ پر پہنچ سکتا ہوں۔ میں اپنا حساب سال کے اختتام پر کرتا ہوں۔ میرا مالی سال یکم اپریل سے شروع ہوتا ہے۔ اور مارچ کو ختم ہوتا ہے۔ لہٰذا میں اپنی سالانہ آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اگر میرے فوت ہو جانے کے بعد میری کوئی بھی جایداد ثابت ہو۔ تو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ میں وعدہ کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالےٰ کے چندے کو سچے طور پر اپنی پوری سالانہ آمد کے ۱/۱۰ حصہ کے حساب سے صدر انجمن احمدیہ قادیان کے خزانہ میں داخل کرتا رہوں گا۔ اور جو ترکہ میرے فوت ہونے پر ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔

العبد:۔ فضل احمد انچارج لوحری بغداد۔ گواہ شد:۔ جلال الدین ایلچی حوالدار کلرک بغداد۔ گواہ شد:۔ حاجی عبداللطیف۔

نمبر ۹۰۹۶۔ منکہ عبدالعلی ولد شیخ عبدالسبحان قوم مسلمان پیشہ ملازمت عمر ۴۲ سال پیدائشی احمدی ساکن موضع لیموہ ڈاکخانہ کھنہ بل۔ ضلع اسلام آباد صوبہ کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۱۲/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جایداد کوئی نہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد معہ الاؤنس ۸۶/۸ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اگر کوئی جایداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میرے مرنے پر اگر کوئی اور جایداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔

العبد:۔ عبدالعلی شیخ بقلم خود۔ گواہ شد:۔ محمد عیسےٰ جان ۱۵۸ انڈین ریلوے ورکشاپ کمپنی S.E.A.C. گواہ شد:۔ عنایت اللہ ہیڈ کوارٹر ۱۵۸ ورکشاپ گروپ ایس۔ ٹی۔ اے۔ بی۔

نمبر ۹۱۰۱۔ منکہ فضل الٰہی ولد مولوی امام علی صاحب قوم تہیم پیشہ طالب علمی عمر ۱۸½ سال پیدائشی احمدی ساکن بھیرہ ضلع شاہ پور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۴/۱۱/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جایداد نہیں ہے۔ نہ ہی کوئی ماہوار آمد ہے۔ مجھے انجمن مرکزیہ کی طرف سے دس روپیہ ماہوار وظیفہ ملتا ہے۔ میں اسکے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری وفات کے بعد اگر کوئی جایداد ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ اس کے بعد جو بھی میری ماہوار آمد ہو گی۔ اس کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ العبد: فضل الٰہی ایف۔ ایس۔ سی۔ سٹوڈنٹ سیکنڈ ایر تعلیم الاسلام کالج فضل عمر ہوسٹل قادیان۔ گواہ شد:۔ بشارت الرحمٰن لیکچرار تعلیم الاسلام کالج قادیان۔ گواہ شد:۔ عطاء الرحمٰن لیکچرار فزکس تعلیم الاسلام کالج قادیان۔

نمبر ۹۱۰۲۔ منکہ فہمیدہ بیگم زوجہ لیفٹننٹ عبداللطیف صاحب قوم راجپوت عمر ۱۷½ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جایداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر: ۵۰۰ روپیہ بذمہ خاوند۔ زیورات طلائی ۳۰ تولے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے بعد اور کوئی جایداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔

الامۃ:۔ فہمیدہ بیگم بقلم خود۔ گواہ شد:۔ لیفٹننٹ عبداللطیف اکبر منزل قادیان۔ گواہ شد:۔ محمد انعام اللہ بقلم خود برادر موصیہ اکبر منزل۔

نمبر ۹۱۰۳۔ منکہ سید فضل عمر کٹکی ولد سید عبدالمنعم صاحب قوم سید پیشہ واقف زندگی عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن سونگھڑہ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۱۱/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جایداد نہیں۔ میں صرف اپنے ماہوار آمد وظیفہ کا مالک ہوں۔ جو بوجہ واقف زندگی ہونے کے دفتر دعوۃ و تبلیغ سے ملتا ہے۔ یعنی ۲۳/۸ معہ الاؤنس جس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور اقرار کرتا ہوں۔ کہ میرے مرنے کے وقت میری جو جایداد ہو گی۔ اسکے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن قادیان ہو۔ العبد:۔ سید فضل عمر کٹکی۔ طالب علم کلاس مبلغین دیہاتی۔ قادیان۔ گواہ شد:۔ سید عبیدالسلام بی اے کٹکی۔ گواہ شد:۔ عزیز الدین احمد کٹکی واقف زندگی۔ گواہ شد:۔ غلام احمد بدوملوی معلم واقفین تحریک جدید۔

نمبر ۹۱۰۷۔ منکہ منظور احمد ولد عبدالواحد صاحب قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن گھوکھووال چک ۲۷۶ ڈاکخانہ چک ۲۷۵ ضلع لائل پور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰/۱۱/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کل جایداد ۱۵۰ روپے ہے۔ یہ جائیداد میری خود پیدا کردہ جائیداد ہے۔ نیز میری باقی جایداد میرے والد صاحب کے پاس ہے۔ اور میرے والد صاحب بفضل خدا زندہ ہیں۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی اور جائیداد ہو گی۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ میں اپنی تنخواہ کی کمی بیشی کی اطلاع کرتا رہوں گا۔ العبد:۔ منظور احمد۔ گواہ شد:۔ محمد عبداللہ احمدی۔ گواہ شد:۔ شریف احمد احمدی ۱۵/۱۵ پنجاب رجمنٹ سنٹر انبالہ چھاؤنی۔

نمبر ۹۱۲۳۔ منکہ نصیرہ بیگم بنت ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب احمدی قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن کامٹی (حال قادیان) ڈاکخانہ کامٹی ضلع ناگپور صوبہ سی۔ پی۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/نومبر ۱۹۴۵ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے پاس زیور طلائی وزنی ۷ تولے ہے۔ جس کی موجودہ قیمت ۵۶۰ روپے ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز آئندہ جو جایداد پیدا کروں۔ یا بوقت وفات ثابت ہو۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔

الامۃ:۔ نصیرہ بیگم دار الفضل قادیان۔ گواہ شد:۔ عبدالسلام اختر ایم اے برادر موصیہ (واقف زندگی) گواہ شد:۔ خلیل احمد برادر موصیہ۔ گواہ شد:۔ ......

عـ ۹۱۰۸ منکہ مجیدہ بیگم زوجہ چوہدری خان محمد صاحب قوم وڑائچ جٹ پیشہ زمیندارہ عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۲۲ شمالی ڈاکخانہ بھلوال ضلع سرگودھا صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۵/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ زیورات طلائی کل وزنی سوا گیارہ تولے ہے۔ اور جن کی قیمت آج کل کے بھاؤ سے قریباً -/۷۸۰ روپے بنتی ہے۔ علاوہ ازیں مہر مبلغ -/۵۰۰ روپے جو میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔ کل مبلغ -/۱۲۸۰ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں۔ یا بوقت وفات ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامتہ مجیدہ بیگم گواہ شد خان محمد خاوند موصیہ۔ گواہ شد محمد سعید انسپکٹر بیت المال۔

عـ ۹۱۰۹۔ منکہ مولا بخش احمدی ولد چوہدری محمد الدین صاحب مرحوم قوم لنگاہ راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۳۲ سال پیدائشی احمدی ساکن ادرحمہ ڈاکخانہ بھابڑہ ضلع شاہ پور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸ ار نومبر ۱۹۴۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میں آجکل ملٹری میں ملازم ہوں۔ میری ماہوار تنخواہ -/۱۲/۸۱ روپے ہے۔ اور میری جائیداد زمین ۳ کنال ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ آمد کی کمی و بیشی کی اطلاع کرتا رہوں گا۔ نیز آئندہ جو جائیداد پیدا کروں۔ یا بوقت وفات ثابت ہو۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد لانس نائیک مولا بخش .B ہولڈنگ کمپنی نمبر ۲ ٹریننگ سنٹر۔ الہ آباد یو۔پی۔ گواہ شد میاں شیر محمد برادر موصی (حال وارد) ادرحمہ ڈاکخانہ بھابڑہ ضلع شاہ پور۔ گواہ شد خدا بخش سیکرٹری انجمن احمدیہ ادرحمہ بھابڑہ شاہ پور۔

عـ ۹۱۱۰ منکہ مرزا محمد اسماعیل ولد مرزا فتح محمد قوم مغل پیشہ پنشن عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت جنوری ۱۸۹۷ء ساکن محلہ پڑنگال اندرون بھاٹی دروازہ ڈاکخانہ لاہور ضلع لاہور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۱۱/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ ایک مکان سکونتی جس کی قیمت اندازاً -/۵۰۰۰ روپے ہے۔ ایک مکان خام جھنگ شہر میں قیمتی اندازاً سات یا آٹھ صد روپیہ ہے۔ اس کے نصف حصہ کا میں مالک ہوں۔ قرضہ حسب ذیل ہے۔ -/۱۰۰ میری اہلیہ کا مہر میرے ذمہ ہے۔ اور -/۹۸۵ روپے میرے ذمہ دیگر قرضہ ہے۔ اور اس وقت مجھے بعض خانگی حالات کے ماتحت قریباً -/۲۰۰۰ روپے مزید قرضہ لینا پڑیگا۔ یہ قرضہ جائیداد کی قیمت سے منہا کرکے باقی -/۱۵۱۵ رہتا ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری وفات پر یا میری زندگی میں اس کے علاوہ اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس وقت میری پنشن مع الاؤنس ماہوار -/۴۵ روپے ہے۔ اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں تازیست جمع کرواتا رہوں گا۔ العبد مرزا محمد اسماعیل۔ گواہ شد حکیم سراج دین احمدی سیکرٹری امور عامہ جماعت احمدیہ حلقہ بھاٹی دروازہ لاہور۔ گواہ شد ڈاکٹر غلام مصطفیٰ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ حلقہ بھاٹی دروازہ لاہور۔

عـ ۹۰۰۰ منکہ اللہ دتہ ولد میاں جیون قوم آرائیں پیشہ مزدوری عمر ۴۰ سال پیدائشی احمدی ساکن خوشاب محلہ احمدیانوالہ ڈاکخانہ خاص ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۵/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ ایک مکان جو تعدادی ۵ مرلہ ہے۔ بلا شرکت غیری ہے۔ اور میری ماہوار آمد جو غیر معین ہے۔ قریباً -/۳۰ روپے ہے۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ آئندہ جو جائیداد پیدا کروں گا۔ اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے بعد جس قدر جائیداد اس کے علاوہ ثابت ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد اللہ دتہ موصی۔ گواہ شد عمر خطاب خوشاب۔ گواہ شد چوہدری خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

ایک نہایت ضروری انتباہ

میں پبلک کی آگاہی کے لئے یہ اعلان کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ حضرت میر قاسم علی صاحب مرحوم و مغفور والے مکان موسومہ فاروق منزل کو کوئی صاحب رہن یا بیع لینے کی کوشش نہ کریں۔ ورنہ اپنے فعل کے وہ خود ذمہ وار ہوں گے۔ خاکسار پیر مشتاق احمد ایم۔ ایس۔ سی فلیمنگ روڈ لاہور

اعلان نکاح

۲۶/۱/۴۶ بعد نماز ظہر مسجد مبارک میں محمد عبد اللہ پسر غلام رسول احمدی ٹھیکیدار دارالرحمت کا نکاح صفیہ بیگم بنت بابو محمد حمید الدین صاحب دارالرحمت کے ساتھ بعوض مبلغ گیارہ سو روپیہ -/۱۱۰۰ حق مہر پر حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے پڑھایا۔ خاکسار غلام رسول احمدی ٹھیکیدار والد محمد عبد اللہ۔

ایک عظیم الشان صداقت

دنیا میں ایسا کوئی ملک نہیں۔ جس کا کوئی حاکم نہ ہو۔ کیونکہ یہ ممکن نہیں۔ کہ مختلف خیالات کی رعایا بغیر کسی رہنما کے ریاست کا کام کامیابی سے چلا سکے۔ اسی طرح دنیا میں ایسا کوئی لشکر نہیں۔ جس کا کوئی کمانڈر نہ ہو۔ کیونکہ یہ بھی ممکن نہیں۔ کہ کوئی فوج بغیر کسی فوجی افسر کے میدان جنگ میں کامیاب ہو سکے۔ اسی طرح دنیا میں ایسا کوئی مدرسہ نہیں۔ جس کا کوئی مدرس نہ ہو۔ کیونکہ یہ بھی ممکن نہیں۔ کہ طلباء اپنے پاس تعلیمی کتب رکھتے ہوئے پھر بھی بغیر کسی مدرس کے صحیح تعلیم حاصل کر سکیں۔ اسی طرح یہ بھی ممکن نہیں۔ کہ کروڑ ہا مسلمان گو وہ اپنے پاس دینی کتب رکھتے ہوئے پھر بھی مختلف بدعتی فرقوں میں تقسیم ہو گئے ہیں۔ وہ بغیر کسی ربانی مصلح کی صحیح رہنمائی کے ما انا علیہ و اصحابی۔ کی جنتی جماعت میں شامل ہو سکے۔ اس لئے اس عالم الغیب ہستی نے تیرہ سو سال پیشتر اپنے عظیم الشان رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ذریعہ سے اعلان فرما دیا۔ کہ ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علیٰ راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا یعنی یقیناً اللہ تعالیٰ اس امت کے لئے ہر صدی کے شروع میں ایک ایسا مصلح مبعوث فرمائیگا۔ جو ان کے لئے ان کا دین تازہ کریگا۔ اس کے مطابق ہر صدی کے ابتدا میں ایسے ربانی مصلح کا ظہور ہوتا رہا۔ جن کے ذریعہ ما انا علیہ و اصحابی کی جنتی جماعت قائم ہوتی رہی۔ یہ ایک عظیم الشان صداقت ہے۔ کہ اس کا ماننا خدا تعالیٰ نے ہر مومن مرد و عورت پر فرض کر دیا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ کہ یاایھا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین۔ یعنی اے مومنو۔ خدا کا خوف کرو۔ اور صداقت ماننے والی جماعت میں شامل ہو جاؤ۔ اس الہٰی فرمان کی تعمیل پر جن کے دل میں خدا تعالیٰ کا خوف ہے۔ وہ یہ عظیم الشان صداقت بسر و چشم قبول کرتے چلے جا رہے ہیں۔ مگر جن کے دل میں خدا تعالیٰ کا خوف نہیں۔ وہ نہ صرف نہیں مانتے۔ بلکہ وہ اس کی سخت مخالفت اور تکذیب کرتے چلے جا رہے ہیں۔ جس کا نتیجہ وہ قبر میں دفن ہوتے ہی دیکھیں گے فقط۔

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

جیکب آباد - ۶ جنوری - کل پنڈت جواہرلال نہرو نے ایک تقریر کرتے ہوئے کہا - کانگرس صرف اس اصول پر دو ایتیں سنبھالے گی کہ انگریز ہندوستان سے چلے جائیں - کانگرس نے ۱۹۴۲ء میں جس جگہ پر اپنا کام چھوڑا تھا - اب اسی جگہ سے شروع کیا جائے گا - اور ملک کو آزادی کی آخری کوشش کے لئے تیار کیا جائیگا

چنگنگ ۶ جنوری - منچوریا پر قبضہ کرنے کے لئے سنٹرل گورنمنٹ کا پہلا دستہ منچوریا پہنچ گیا ہے - جونہی روسی فوجیں ملک کو خالی کریں گی چینی فوجیں قبضہ کر لیں گی -

ٹوکیو ۶ جنوری - آج جاپانی کیبنٹ کا ایک خاص اجلاس منعقد ہوا جس میں وزارت میں ادل بدل کرنے کے بارے میں ایک خاص فیصلہ کیا گیا - اور وزیر اعظم بیرن شیڈی ہارا کو جو بوجہ علالت حاضر نہ ہوسکے تھے - اطلاع دے دی گئی -

قاہرہ ۶ جنوری - مصری پولیس نے سابق وزیر مال امین عثمان پاشا کے قتل کے الزام میں ایک مصری نوجوان کو گرفتار کیا ہے جو نائب وزیر اشاعت کا لڑکا ہے - پولیس کا خیال ہے کہ اس گرفتاری سے بہت سے اہم انکشافات کی توقع ہے -

لاہور ۷ جنوری - لاہور ہائیکورٹ میں جسٹس محمد منیر کے سامنے کیپٹن برہان الدین کی طرف سے درخواست پیش ہوئی تھی - کہ جب تک ان کی درخواست ہیبس کارپس کا فیصلہ نہیں ہوتا - فوجی عدالت میں مقدمہ روک دیا جائے - آج ہائیکورٹ نے اس درخواست کو نامنظور کر دیا ہے -

نئی دہلی ۷ جنوری - سردار عطاء اللہ سینئر سب جج نے صوبیدار ڈنگھارا سنگھ اور جمعدار فتح خان کی درخواستیں جو فوجی عدالت کو امتناعی احکام دینے کے متعلق تھیں - نامنظور کر دی ہیں -

نئی دہلی ۷ جنوری - حکومت ہند کے محکمہ ڈاک و تار کے جنرل سکرٹری نے کل اخباری نمائندوں کو ایک بیان دیتے ہوئے کہا کہ عنقریب ہندوستان اور امریکہ کے درمیان تاروں کے نرخ بہت گر جائیں گے -

بمبئی ۵ جنوری - برماشیل کمپنی کی ہڑتال سے متاثر ہو کر حکومت نے ایک ثالث مقرر کر دیا ہے - جو کمپنی اور ملازمین کے تنازعہ کا تصفیہ کرائے گا - برماشیل کے ملازمین نے کمپنی کے سامنے مندرجہ ذیل مطالبات پیش کئے تھے - (۱) وکٹری بونس (۲) تنخواہوں کے گریڈ پر نظر ثانی - (۳) رخصت کا مہنگائی الاؤنس -

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

بمبئی ۵ جنوری - برماشیل کمپنی کے مزدوروں کو منتشر کرنے کے لئے جو ۳۸ دن سے سٹرائیک پر تھے ساشک آور گیس استعمال کی گئی -

نئی دہلی ۵ جنوری - موجودہ جنگ عظیم میں ہندوستان نے فتح کو حاصل کرنے کے لئے جو حصہ لیا - اس کی یادگار منانے کے لئے ۷ مارچ ۱۹۴۶ء کو فتح کا جشن منایا جائیگا -

ملبورن ۵ جنوری - میجر جنرل وان ایون سپہ سالار افواج ہالینڈ مقیم جزائر شرق الہند حکومت ہالینڈ کی پالیسی سے اختلاف کی بناء پر مستعفی ہو گئے - خیال کیا جاتا ہے - کہ بٹاویہ میں تھوڑا عرصہ رہنے کے بعد آپ ملبورن میں اقامت اختیار کر لیں گے -

کراچی ۵ جنوری - حکومت سندھ مرکزی حکومت سے ہروں کو جزائر انڈیمان اور نکوبار میں آباد کرنے کے متعلق گفت و شنید کر رہی ہے - حکومت سندھ کو یہ تحریک غالباً اس لئے ہوئی ہے - کہ اب یہ جزائر نوآبادی کی حیثیت اختیار کر رہے ہیں -

لنڈن ۵ جنوری - امید کی جاتی ہے کہ لفٹننٹ جنرل سر مورگن اتحادی اقوام کی امدادی کمیٹی کے افسر اعلیٰ مستعفی ہو جائیں گے اس استعفےٰ کی بنیاد آپ کا وہ بیان ہے جس میں ظاہر کیا گیا تھا - کہ ایک خفیہ انجمن یہودیوں کو یورپ سے نکال کر فلسطین میں آباد کرنا چاہتی ہے - اس بیان پر بہت سخت احتجاج ہوا -

لاہور ۵ جنوری - شرومنی اکالی دل کے صدر ماسٹر تارا سنگھ نے ان تمام سکھ امیدواروں سے جو کہ پنتھ ٹکٹ پر پنجاب اسمبلی کا انتخاب لڑ رہے ہیں - اپیل کی ہے کہ وہ پنتھ کے اتحاد کو مدنظر رکھتے ہوئے سرکاری خطابات سے دستبردار ہو جائیں -

میکسیکو سٹی ۵ جنوری - وسطی میکسیکو کی ریاست گراناجاٹو کے قصبہ لیون میں "تشاقسط" جماعت نے علم بغاوت بلند کر دیا - حالت جنگ کا اعلان کر دیا گیا ہے - کم از کم ۲۳ - افراد ہلاک اور بہت سے مجروح ہو چکے ہیں -

جمال پور ۴ جنوری - ایسٹ انڈین ریلوے کی جمال پور ورکشاپ کے ارباب اختیار نے تمام ملازمین کو صوبائی الیکشن لڑنے سے روک دیا ہے - ملازموں کو ووٹ دینے کی اجازت تو ہوگی - لیکن وہ لیبر نشستوں کے لئے امیدوار کھڑے نہیں ہو سکیں گے -

نئی دہلی - مرکزی اسمبلی کے لئے مندرجہ ذیل سرکاری عہدیدار نامزد کئے گئے ہیں - سر ایڈورڈ بنتھال - ڈاکٹر بی آر امبیدکار - سر عزیز الحق - سر اشوک رائے - سر اردیشر دلال - سر آرچی بالڈ رولینڈ - سر جارن تھارن - سر اکبر حیدری - مسٹر اے واہ - سر جارج سپنس - سر گورو ناتھ - مسٹر آر - این بینرجی - سر فیروز کھار یگیت - مسٹر ٹرز - مسٹر ایس - ایچ - وائی ولسانم اور مسٹر فلپ میسن -

کراچی ۴ جنوری - توقع ہے کہ کراچی کے دس ہزار سے زائد خوجے آغا خان کی ڈائمنڈ جوبلی کی تقریبات میں حصہ لیں گے - جو ۱۰ / دس مارچ کو بمبئی میں منائی جارہی ہے

نئی دہلی ۷ جنوری - برطانوی پارلیمانی وفد آج وائسریگل لاج میں ایک پارٹی میں شامل ہوگا - اور پہلی بار مسٹر جناح اور دوسرے سیاسی لیڈروں سے ملاقات کرے گا - باقاعدہ طور پر ملاقات بدھ کے دن سے شروع ہوگی - اور سب سے پہلے آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے جنرل سکرٹری مسٹر آصف علی سے ملاقات ہوگی - مسٹر جناح سے ملاقات کا ابھی کوئی وقت مقرر نہیں ہوا -

نئی دہلی ۷ جنوری - آزاد ہند فوج کے کیپٹن عبدالرشید کا مقدمہ آج عدالت میں پیش ہونے والا تھا - لیکن ملتوی کر دیا گیا -

ناگپور ۷ جنوری - آسام لیجسلیٹو اسمبلی کے ۱۳ کانگرسی امیدوار بلا مقابلہ کامیاب ہو گئے ہیں - بہار لیجسلیٹو اسمبلی کے ۸ کانگرسی امیدوار بلا مقابلہ کامیاب ہو گئے ہیں -

بٹاویہ ۷ جنوری - جاوا میں برطانوی جنگی جہازوں نے سمرانگ کے پاس ایک چوکی پر گولہ باری کی جہاں انڈونیشنوں نے پاؤں جما رکھے تھے - بٹاویہ کو اب پھر گھیرے میں لے لیا گیا ہے -

لنڈن ۷ جنوری - انڈونیشیا کے گورنر جنرل ڈاکٹر فان مک ابھی ہالینڈ میں ہیں - امید ہے - کہ کل روانہ ہو جائیں گے -

واشنگٹن ۷ جنوری - یونائیٹڈ سٹیٹس امریکہ نے آسٹریا کی حکومت کو ڈپلومیٹک حیثیت سے تسلیم کر لیا ہے - معلوم ہوا ہے کہ فرانس اور برطانیہ نے بھی اسے مان لیا ہے - آسٹریا کے وزیر اعظم نے جو انگلستان کے دورہ کے بعد واپس پہنچ گئے ہیں آج ایک بیان میں بتایا کہ میرے دورہ کا مقصد پورا ہو گیا ہے -

نئی دہلی ۷ جنوری - جنگ کے زمانہ کے ۱۱۴ - آرڈیننس یا تو بالکل یا ان کا کچھ حصہ منسوخ کر دیا گیا ہے - جس آرڈر کی رو سے انہیں منسوخ کیا گیا - اس کا نام ریپلنگ آرڈی ننس ہے -

کلکتہ ۷ جنوری - گاندھی جی ایک ہفتہ کے دورے پر آسام روانہ ہو گئے -

چنگنگ ۷ جنوری - کمیونسٹوں اور سنٹرل گورنمنٹ کے درمیان مفاہمت کے لئے یہ شرط قرار پائی تھی کہ دونوں پارٹیاں اپنے اپنے نمائندے امریکی سفیر جنرل جارج مارشل کے پاس بھیجدیں - آج جنرل مارشل نے دونوں پارٹیوں کے نمائندوں سے ملاقات کی - اور جنگ کو ختم کرنے کے بارے میں آخری مشورہ پیش ہوا - کمیونسٹوں نے اس امید کا اظہار کیا ہے کہ جمعرات تک خانہ جنگی بالکل بند ہو جائیگی -

سنگاپور ۷ جنوری - جنوب مشرقی ایشیا کمان کے ہیڈ کوارٹرز میں امریکہ اور برطانیہ کے افسر مشترکہ طور پر کام کرتے تھے - اب زیادہ آدمیوں کی ضرورت نہیں رہی - اسلئے حکومت امریکہ نے فیصلہ کیا ہے کہ امریکی افسروں کو واپس بلا لیا جائے - جو امریکن باقی رہ جائیں گے ان کا کام یہ ہوگا - کہ دونوں حکومتوں کے درمیان تعلقات برقرار رکھیں - اعلیٰ اتحادی کمانڈر لارڈ ماؤنٹ بیٹن نے آج ایک بیان میں کہا کہ میرا کام ان ممالک میں امن قائم کرنا...